عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے 58 سال

اگست 2021ء | محرم الحرام ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۸ جلد: ۲۵

ختم نبوت زندہ باد

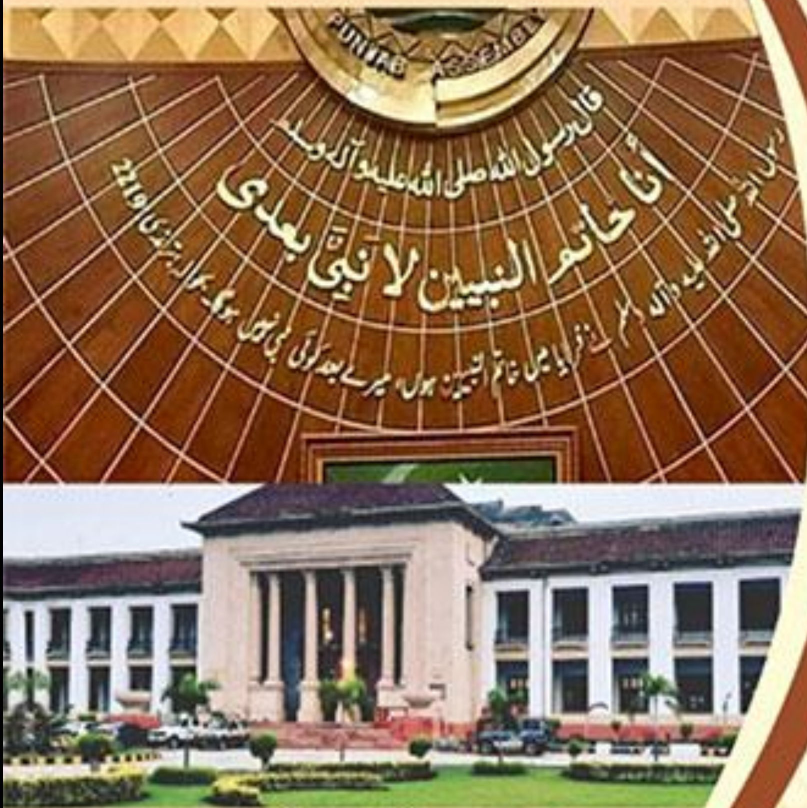

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت میں سپیکر کی کرسی کے پچھلی دیوار پر آپ ﷺ کی ختم نبوت والی حدیث مبارکہ خوبصورت خطاطی کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے

امیرالمؤمنین خلیفہ ثانی حضرۃ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کارنامے

یوم عاشورہ ومناقب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

تحفظ ختم نبوت میں مولانا عبدالکریم قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

ایک قادیانی و مسلمان کے مابین گفتگو

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۸ جلد: ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ المدیر

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

بارگاہ رسالت مآب ﷺ (منظوم)	آغا شورش کاشمیری	06
اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 17)	الشیخ عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	07
امیر المومنین خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کارنامے	مولانا عتیق الرحمٰن	11
یوم عاشورہ ومناقب سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	مولانا محمد امین	12
فضائل سیدنا بلالؓ وسیدنا عبداللہ بن مسعودؓ......از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	16
اولاد کی پرورش سے متعلق چند ضروری ہدایات	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	18
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	20
ایک سچا قصہ	مولانا عبدالماجد دریا آبادی	22
اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا آسان نسخہ	مولانا محمد ابراہیم پشاور	26
داستان کا خاتمہ	مولانا رئیس احمد جعفری	27

شخصیات

قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ	مولانا محمد وسیم اسلم	28
تحفظ ختم نبوت میں مولانا عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف کا کردار	ابو راشد لطف اللہ میمن	30
حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات (آخری قسط)	مولانا محمد قاسم کراچی	35

رد قادیانیت

ایک قادیانی ومسلمان کے مابین گفتگو (قسط نمبر:01)	مرسلہ: مولانا غلام رسول دین پوری	39
قادیانی مردہ زبردستی مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے پر احتجاج	مولانا عبدالنعیم لاہور	44

متفرقات

رئیس قادیان	مولانا اللہ وسایا	45
تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52
ختم نبوت تربیتی کورسز ضلع شیخوپورہ وننکانہ (بذریعہ پروجیکٹر)	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کا سانحۂ ارتحال

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

شہر کراچی میں چند علماء کرام ایسے گزرے ہیں جن کی دینی خدمات کا ایک عالم معترف ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ، فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، شیخ المشائخ حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ اور محدث العصر حضرت مولانا علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ۔ ان میں حضرت بنوریؒ، محدث الزماں حضرت اقدس مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے خاص شاگرد اور ان کے علوم کے وارث وامین تھے۔ متحدہ ہندوستان کی سرزمین پر جب فتنۂ قادیانیت نے سر اٹھایا تو اس کی سرکوبی کے لئے علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ کو اللہ تعالیٰ نے خاص درد و تڑپ عطا فرمائی تھی۔

چناں چہ مجلس احرارِ اسلام نے جب قادیانیت کا تعاقب شروع کیا تو لاہور میں امام الاولیاء حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کی دعوت پر انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسہ میں پانچ سو علماء کرام کی موجودگی میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے مجلس احرارِ اسلام کے امیر حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کو امیر شریعتؒ کا خطاب عنایت فرما کر محاذ ختم نبوت کا امام مقرر کیا اور خود ان کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ غالباً حضرت اقدس بنوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ان بیعت کرنے والوں میں پانچویں نمبر پر میں تھا، حسن اتفاق دیکھئے کہ قیام پاکستان کے بعد جنوری ۱۹۴۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا تو امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس کے پہلے امیر منتخب ہوئے، دوسرے امیر خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، تیسرے امیر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، چوتھے امیر مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ تھے، پھر فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ عارضی طور پر امیر بنائے گئے، مگر انہوں نے اپنے عوارض کی بنا پر مستقل امارت سے معذرت کر لی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچویں مستقل امیر محدث العصر، جانشین علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت اقدس مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ منتخب ہوئے۔

انہی حضرت سیّد بنوریؒ کے عظیم شاگرد، خصوصی تلمیذ، ان کے سفر وحضر کے خادم خاص، ان کے علوم کے وارث وامین، ان کے مسند نشین و جانشین اور ان کے نقش ثانی ہمارے مخدوم اور مخدوم العلماء، استاذ الاساتذہ، رئیس المحدثین حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ تھے جو ۱۹ر ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ، مطابق ۳۰ر جون ۲۰۲۱ء بروز بدھ ظہر کی نماز کے وقت کراچی کے انڈس ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک چلائی گئی تو جہاں قومی اسمبلی میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ پوری امت کی نمائندگی کر رہے تھے وہیں پارلیمنٹ سے باہر عوامی جلسے جلوسوں میں اس تحریک کے قائد، کُل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوری قدس سرہ تھے۔ آپ کی قیادت میں یہ تحریک فیصلہ کن ثابت ہوئی اور قادیانی آئین پاکستان میں غیر مسلم تسلیم کئے گئے۔ اس موقع پر قادیانیوں نے پوری اسمبلی کو گمراہ کرنے کے لئے اپنا جو مؤقف پیش کیا تھا، اس کا جواب اور تمام مسلمانوں کا متفقہ مؤقف مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے پیش فرمایا، جو ''قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا مؤقف'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس مؤقف کی تیاری کے لئے حضرت بنوریؒ نے راولپنڈی میں قیام فرمایا، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، مناظرِ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ ایسے حضرات نے حوالہ جات فراہم کئے، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے اسے ترتیب دے کر لکھا اور قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے اسے پڑھا۔ اس کتاب نے قومی اسمبلی کے معزز اراکین کے لئے قادیانی فتنہ کو سمجھنے میں اکسیر کا کام کیا، کتاب کا عربی ترجمہ ہمارے مخدوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ نے کیا اور حضرت بنوریؒ نے یہ کتاب لے جا کر عرب دنیا میں تقسیم فرمائی، جس سے عرب حضرات قادیانی فتنہ سے خبردار ہوئے۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ ۱۹۸۱ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بنائے گئے تھے، تب سے آپ کے ساتھ تعلق رہا۔ اس چالیس سالہ دور میں اندرون و بیرون ملک کئی اسفار، تحریکوں اور مختلف مواقع میں ہم شریک رہے۔ میں عنداللہ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کو کبھی کسی پر غصہ ہوتے نہیں دیکھا۔ آپ انتہائی نیک سیرت، فرشتہ صفت، حسن اخلاق و بلندیٔ کردار کی معراج پر فائز، ملنسار اور مہربان شخصیت تھے۔ ختم نبوت کی تحریکوں میں آپ کا وجود مسعود ہمارے لئے بہت سی کامیابیوں کی نوید کا باعث بنتا رہا۔ موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی ہو یا اس سے پہلے میاں محمد نواز

شریف، آصف علی زرداری صاحب، جنرل پرویز مشرف کے ادوارِ حکومت میں قانون ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کی آئینی شقوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہو، حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر بار کامیابیاں سمیٹیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کی پہرہ داری پر کبھی آنچ نہیں آنے دی۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ سفر و حضر میں حضرت بنوریؒ کے رفیق و خادم ہوا کرتے تھے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو حضرت بنوریؒ آپ کو امام بناتے۔ آج حضرت ڈاکٹر صاحبؒ وصال فرما کر جب قبر میں اتارے جارہے تھے تو آپؒ کی قبر مغرب کی جانب بنی ہے۔ حضرت بنوریؒ اور آپ کے رفقاء کی قبروں کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، پھر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، ان کے بعد حضرت اقدس بنوریؒ کی قبر ہے اور پھر ان کے صاحبزادہ مولانا سیّد محمد بنوری شہیدؒ کی قبر۔ پانچویں قبر حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی ان سب سے آگے اور مغرب کی جانب بنی ہے۔ میں اسے یوں تعبیر کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ جیسے حضرت بنوریؒ کی زندگی میں ان کی نمازوں کے امام تھے، آج اللہ تعالیٰ نے بعد از مرگ بھی آپ کی قبر کو امام کی جگہ بنادیا ہے، گویا اس وقت بھی امام کی ڈیوٹی پر فائز ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ حضرت بنوریؒ کے عاشق زار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس محبّ صادق کو اپنے محبوب شیخ کا پرتو بنادیا تھا اور شیخ کی نسبتیں ان میں منتقل ہوئی تھیں۔ انہی نسبتوں کا اثر ہے کہ آپؒ کو اپنے شیخ کے ساتھ کئی مناسبتیں بھی حاصل ہوگئیں۔ ایک یہ کہ حضرت بنوریؒ وفات کے وقت جامعہ علوم اسلامیہ کے رئیس اور شیخ الحدیث تھے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ تھے۔ اسی طرح حضرت ڈاکٹر صاحبؒ بھی بوقت وصال جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم و شیخ الحدیث تھے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر تھے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ بھی تھے۔ اسی طرح ان ہر دو حضرات کا سانحۂ ارتحال ماہ ذوالقعدہ میں ہوا۔

''خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را''

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیّدنا محمد و آله و صحبه اجمعین

تصحیح نامہ

ماہ جون ۲۰۲۱ء کے شمارہ صفحہ نمبر ۲۵ پر ''ہفت روزہ خدام الدین لاہور'' کا تعارف کراتے ہوئے استفادہ کے لئے ویب سائٹ دی گئی تھی جو بجائے مکتبہ نعمانیہ کے مکتبہ رحمانیہ کے سپیلنگ درج ہوگئے۔ قارئین درست ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں: http://maktabahnomania.com

بارگاہ رسالت مآب ﷺ

آغا شورش کاشمیری

اس پیمبرؐ کو ہمارے دیدہ ودل کا سلام
جس پیمبرؐ نے کیا سرمایہ داری کو حرام

جس کا سینہ تھا خدا کے دین کا آماج گاہ
جس کے گھر آتے تھے جبرئیل امیں لے کر سلام

جس کی چوکھٹ پر شہنشاہوں کے سر جھکتے رہے
جس کی صحبت سے خزف ریزے ہوئے ماہ تمام

پیٹ بھر کے جس پیمبرؐ نے کبھی کھایا نہ تھا
جس کے ہاں چولہا نہ جلتا تھا مہینوں، لاکلام

جس نے بیٹی سے کہا ریشم کے پردے دیکھ کر
فاطمہؓ اور اس کے دروازے پر ایسا اہتمام

جلوہ گاہ قاقم واطلس مکان بوترابؓ
دختر شاہ اممؐ کے گھر میں تزک واحتشام

جس نے کھودیں خندقیں اپنے مبارک ہاتھ سے
جس نے باندھے پیٹ پر پتھر وہی خیر الانام

جس کے سر پر کج ہوئی ختم نبوت کلاہ
جس نے دی توحید کی دعوت برائے خاص وعام

جس نے انسانی بتوں کو پارہ پارہ کردیا
ہوگیا واضح کلام اللہ سے جس کا مقام

جس نے زرداروں کو دی نار جہنم کی وعید
جس کے ساتھی فقر وفاقہ میں تھے تیغ بے نیام

جس نے توڑا بندگان سیم وزر کا دبدبہ
جس نے چرواہوں کو بخشا بادشاہی کا مقام

جس نے عفو ودرگزر کی برکتیں وہ چند کیں
جس کے ذہن وفکر سے خارج تھا لفظ انتقام

جس کی سیرت کے ورق کون ومکان کے رہنما
ہر زمانہ کے لئے موزوں تریں جس کا نظام

خام ذہنوں کو خدا افہام کی توفیق دے
ملاّ ومفتی سمجھے ہی نہیں اس کا پیام

جی رہا ہوں ایک اس خواہش پر شورش آج کل
آئے دن لکھتا رہوں، پڑھتا رہوں، ان پر سلام

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۷/فروری ۱۹۶۸ء)

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 17: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

امر پنجم ...... اہل صُفّہ کا کچھ حال

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں ''باب: کیف کان عیش النبی ﷺ و اصحابہٗ'' کے عنوان سے ایک باب قائم فرمایا ہے، جس میں خصوصیت کے ساتھ مہاجرین کا تذکرہ فرمایا ہے، کیونکہ زیادہ تر وہی ''اصحابِ صفہ'' کہلاتے تھے اور یہ (بعض حضرات (جیسے امام ابونعیمؒ) کی تصریح کے مطابق) چار سو کے لگ بھگ تھے، اور فقراء مہاجرین کے پاس نہ تو کوئی مال تھا اور نہ اہل وعیال۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے مسجد نبوی (ﷺ) میں خیمہ نصب کرا دیا، اور ایک چبوترہ بنوا دیا جہاں وہ رہ کر قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرتے تھے، اور جو فقراء مہاجرین (مکۃ المکرمہ وغیرہ سے ہجرت کر کے) آتے آپ ﷺ ان کو وہیں ٹھہراتے، اس چبوترہ اور تھڑہ پر زندگی گزارنے کی وجہ سے انہیں ''اہل صفہ'' یا ''اصحابِ صفہ'' کہا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں دو واقعے ملاحظہ ہوں:

واقعہ (۱): ''حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں ''اہلِ صفہ'' میں سے تھا، جب شام ہوتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے درِ اقدس پر حاضر ہو جاتے کہ آں حضرت ﷺ ہمارے کھانے کا بندوبست فرمائیں، چناں چہ آپ ﷺ حضرات صحابہ کرامؓ کو حکم فرماتے کہ جس صاحب کو جتنی توفیق ہو ان میں سے کسی نہ کسی کو ساتھ لے جائے اور کھانا کھلائے۔ تو جس کو جتنی توفیق ہوتی ''اہلِ صفہ'' میں سے (ایک کی یا دو کی یا اس سے زیادہ کی تو) وہ اپنے ساتھ لے جاتا، اور جو بچ رہتے دس یا اس سے زیادہ یا کم، جب آں حضرت ﷺ کے لئے شام کا کھانا آتا تو پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ شام کا کھانا کھاتے۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ ﷺ ہمیں حکم فرماتے کہ تم مسجد میں آرام کرو! اور سو جاؤ! حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر مبارک ہوا اور میں مسجد میں چہرے کے بل (اُلٹا) سو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک سے میرے جسم کو دبایا اور فرمایا: اے جندب! (یہ حضرت ابوذر غفاریؓ کا نام ہے) یہ کیسا لیٹنا ہے؟ (یعنی اس طرح کیوں لیٹے ہوئے ہو؟) اس طرح تو شیطان لیٹتا ہے۔''

واقعہ (۲): دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ایک مسکین آدمی تھے جن کے پاس نہ اہل وعیال تھا اور نہ مال۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے، جہاں آپ ﷺ تشریف لے جاتے حضرت ابوہریرہؓ

بھی ساتھ چلے جاتے (الاّ ماشاء اللّٰہ!)۔

حضرت ابوہریرہؓ خود اپنا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چمٹا رہتا تھا۔ بس پیٹ بھر کھانا کھاتا اور آپ کی صحبت کو لازم پکڑتا۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ نہ تو میں نے خمیری روٹی کھا کر دیکھی اور نہ ریشمی لباس اپنے جسم پر پہن کے دیکھا۔ اور خدمت کے لئے نہ تو کوئی غلام تھا نہ کوئی باندی تھی۔ بس پیٹ کے بل کنکریوں پر پڑا رہتا تھا، کسی گزرنے والے سے کوئی آیت سیکھی اور کسی کو پڑھا دی۔ اور دل میں یہ خیال بھی ہوتا کہ یہ صاحب مجھے اپنے ساتھ لے جا کر کھانا کھلا دیں گے۔ اور مساکین پر ترس کھانے کے لحاظ سے سب سے بہتر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ تھے، وہ ہمیں اپنے گھر لے جا کر گھر میں موجود کھانا وغیرہ کھلا دیتے تھے۔ حتیٰ کہ اور کوئی چیز نہ ہوتی تو گھی کا کپہ رکھا ہوا بھی پیش کر دیتے اور ہم اسے انگلیوں سے نچوڑ کر چاٹ لیتے تھے۔

فائدہ: امام ابونعیمؒ کہتے ہیں کہ اصحابِ صفہ کی تعداد حالات کے پیش نظر گھٹتی بڑھتی رہتی تھی، کبھی کم تعداد میں ہوتے کبھی زیادہ، اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی ان کو غزوات وسرایا میں بھیج دیا جاتا اور کبھی کسی اور سفر یا مہم میں روانہ کیا جاتا، تو یوں تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ اس لئے نقل کرنے والوں نے اپنے اپنے مشاہدہ کے مطابق نقل کیا، جس نے ستر کی تعداد بتلائی اس نے بھی ٹھیک فرمایا اور جس نے چار سو کی تعداد ذکر کی اس نے بھی صحیح کہا۔ لیکن امت کے لئے اس میں جو اہم سبق ہے وہ یہ کہ آں حضرت ﷺ نے قرآن و سنت کے ان طلبہ کے لئے کھانے پینے، رہنے سہنے اور تعلیم وتربیت وغیرہ کے حوالے سے جو انتظام وانصرام فرمایا اور ان کو اپنے اہل وعیال اور خدام پر ترجیح دی اور ان کے لئے ایثار کا معاملہ فرمایا، آج امت مسلمہ اس اہم سبق کو بھولتی جارہی ہے کہ علم دین حاصل کرنے والے اور قرآن وسنت کے حاملین، ''اصحابِ صفہ'' کو آپ ﷺ تو اپنے حجرۂ اقدس کے ساتھ جگہ دے کر ان کی دیکھ بھال فرمارہے ہیں۔ ان کے کھانے پینے کی فکر فرمارہے ہیں۔ اور امت مسلمہ کا معاملہ آج حاملینِ دین اور قرآن وسنت کے ساتھ کیا ہے؟ کیا امت مسلمہ اپنے اہل وعیال اور ملازمین پر ان کو ترجیح دے رہی ہے اور ان کے لئے ایثار کا معاملہ کر رہی ہے؟ یہ امت مسلمہ کے لئے رہتی دنیا تک لمحۂ فکریہ ہے۔

امر ششم ...... آں حضرت ﷺ کا خندق کی کھدائی میں شریک ہونا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم غزوۂ خندق میں خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت قسم کی چٹان سامنے آ گئی، ایسی سخت چٹان جو کسی سے بھی نہ ٹوٹ سکی، یہاں تک کہ بعض اصحاب کے کدال ٹوٹ گئے، تو صحابہ

کرامؓ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کہ یہ ایک چٹان ہے جو خندق میں سامنے آ گئی ہے! آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ (چلو!) میں (آ تا ہوں اور) خندق میں اترتا ہوں، چناں چہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے (اس حال میں کہ) آپ ﷺ کے مبارک شکم پر پتھر بندھا ہوا تھا اور آپ نے تین دن سے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھی تھی۔ تو آپ ﷺ تشریف لائے، کدال لیا اور چٹان پر مارا تو وہ پتھر ریت کا ڈھیر ہو گیا۔

پھر میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول (ﷺ)! مجھے گھر جانے کی اجازت دیجئے! (آپ نے اجازت مرحمت فرمائی) گھر آ کر میں نے اپنی بیوی سے کہا: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ صبر نہ ہو سکا، تو کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ جَو ہیں اور ایک بکری کا بچہ، چناں چہ میں نے بکری کے بچہ کو ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، یہاں تک کہ ہم نے گوشت کو (پکنے کے لئے) ہانڈی میں رکھا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہانڈی چولہے پر جوش مار رہی تھی اور پکنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ کھانا ہے آپ اور آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی تشریف لے چلیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کتنا ہے؟ میں نے آپ کو بتایا (کہ اتنا ہے!) تو آپ نے فرمایا: بہت ہے! اور خوب پاکیزہ اور عمدہ ہے! اور آپ ﷺ نے فرمایا: کہ بیوی سے کہہ دو! کہ ہانڈی نہ اتارے، اور نہ روٹی چولہے (یعنی تنور) سے اتارے (یعنی ابھی نہ پکائے جب تک کہ میں نہ آ جاؤں!)۔ پھر آپ نے آواز دے کر فرمایا: اے خندق والو! اٹھو! جابرؓ نے تمہارے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے اور تمہاری دعوت کی ہے، جلدی چلو! چناں چہ تمام مہاجرین اور انصار تیار ہو گئے۔ میں نے اپنی بیوی سے جا کر کہا: اری! تیرا بھلا ہو! رسول اللہ ﷺ مہاجرین و انصار اور ان کے دوسرے رفقاء کو لے کر آ رہے ہیں (اب کیا ہو گا؟) بیوی نے پوچھا: کیا حضور ﷺ نے آپ سے دریافت کیا تھا؟ (کہ کھانا کتنا ہے؟) میں نے کہا: ہاں! بیوی نے کہا: (گھبرانے کی ضرورت نہیں) اللہ اور اس کے رسول ہماری حالت کو خوب جانتے ہیں۔ غرض! رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے اور صحابہؓ سے فرمایا: اندر داخل ہو جاؤ! اور بھیڑ نہ کرو! چناں چہ آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے (اور برکت کی دعا فرمائی اور لعابِ دہن ہانڈی میں اور آٹے میں ڈالا) اور روٹی پکنی شروع ہوئی آپ روٹی توڑتے اور اس پر گوشت رکھتے اور اپنے اصحاب کو دیتے جاتے، اور جب اس سے پھر نکالتے تو ہانڈی اور تنور کو ڈھانک دیتے تھے۔ چناں چہ برابر آپ ﷺ روٹی توڑتے، بوٹی نکالتے رہے یہاں تک کہ سب کے سب سیر اور آسودہ ہو گئے، مگر پھر بھی روٹی اور سالن بچ گیا۔ آپ ﷺ نے (جابرؓ کی بیوی سے) فرمایا: لو! تم بھی کھاؤ! اور (دوسرے لوگوں کے

پاس) تحفہ بھیجو! اس لئے کہ لوگ سخت بھوکے ہیں (یعنی فقروفاقہ میں مبتلا ہیں)۔ چناں چہ ہم کھانے لگے اور دن بھر دوسروں کو بھی بھیجتے رہے۔

نیز دوسری روایت میں ہے کہ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں خندق کے کھودنے کا حکم فرمایا: تو خندق کے کسی ایک حصہ میں ایسی سخت چٹان سامنے آ گئی جہاں کدال وغیرہ کام کرنا چھوڑ گئے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر اس کا تذکرہ کیا (کہ ایک سخت چٹان کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے جو ٹوٹنے کا نام تک نہیں لیتی)۔ چناں چہ آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال اپنے دست مبارک میں لیا بسم اللّٰہ پڑھ کر ضرب لگائی تو اس کا تہائی حصہ ٹوٹ گیا؛ فرمایا: اللّٰہ اکبر ! مجھے ملک شام کی چابیاں دے دی گئیں۔ قسم بخدا! میں نے ابھی ابھی ملک شام کے سرخ محلّات کو دیکھا ہے۔ پھر دوسری ضرب لگائی تو اس کا ایک اور تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا: اللّٰہ اکبر ! مجھے ''فارس'' کی چابیاں یعنی اس کے خزانے مل گئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے ''مدائن'' کے سفید محلّات دیکھے ہیں (جو ہمارے قبضہ میں آئیں گے)۔ پھر بسم اللّٰہ پڑھ کر تیسری ضرب لگائی تو اس کا بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا اور ریت کی طرح ہو گیا، آپ ﷺ نے نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے اللّٰہ اکبر ! کہا: اور فرمایا: مجھے ''یمن'' کی چابیاں دے دی گئیں ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ابھی ابھی اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے ''صنعاءِ یمن'' کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

طبرانی کی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر دس آدمیوں کے لئے دس دس ہاتھ خط کھینچ کر زمین ناپ دی۔ اور اسی روایت میں ہے کہ جب پہلی مرتبہ بجلی کی طرح روشنی کوندی تو اس کی چمک سے شام کے محلّات روشن ہو گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتلایا کہ آپ کی امت ان محلّات کو فتح کرے گی۔ نیز اسی روایت کے آخر میں ہے کہ مسلمانوں کو اس پیشین گوئی سے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کا پیغام

علماء کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے دائرہ کار میں عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کریں۔ تاکہ مقتدیوں کے ذریعے ان کے گھروں تک یہ پیغام پہنچے۔

مزید فرمایا کہ میں تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری نجات حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لانے میں ہے۔ اس عقیدے پر مضبوطی سے جمے رہو اور اس کی اہمیت اور عظمت اپنے دل میں بٹھا لو اور اپنی نئی نسل کو بھی اس عقیدے کی اہمیت وعظمت سے آگاہ کرو۔ تاکہ کوئی ایمان کا ڈاکو اپنے دجل وفریب سے آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کی نئی نسل کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے کارنامے

مولانا عتیق الرحمٰن

حضرت عمر فاروقؓ ہجرت نبوی ﷺ سے ۴۰ برس قبل پیدا ہوئے۔ ۲۶ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ۱۳ھ میں خلیفہ بنے اور یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ ذیل میں چند مختصر کارنامے ذکر کئے جاتے ہیں:

۱...... حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت میں قیصر وکسریٰ کی وسیع سلطنتوں کو اسلام کے ممالک محروسہ میں شامل کیا۔

۲...... آپ نے نظام حکومت کے سلسلہ میں ملک کو صوبوں اور ضلعوں میں تقسیم کرنے کی بنیاد رکھی۔

۳...... آپ نے ابتداء تمام ممالک مفتوحہ کو ان آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا۔ مکہ، مدینہ، شام، جزیرہ، بصرہ، کوفہ، مصر اور فلسطین۔

۴...... شعر وشاعری کے ذریعہ سے ہجو اور بدگوئی کرنا عرب میں ایک عام بات سمجھی جاتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے سختی سے اس سے روک دیا۔

۵...... آپ نے شعراء کو عشقیہ اشعار میں عورتوں کا نام لینے سے منع کر دیا۔

۶...... آپ نے شراب خوری کی سزا سخت کر دی چالیس درے سے بڑھا کر اسّی درے کر دیئے۔

۷...... آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ لاگو کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

۸...... آپ نے تمام ممالک میں مردم شماری کرائی اور تمام اضلاع میں باقاعدہ عدالتیں قائم کیں۔

۹...... عہد فاروقی سے پہلے عرب میں جیل خانوں کا نام ونشان نہ تھا۔ آپ نے مکہ میں ایک مکان خرید کر اس کو جیل خانہ بنایا۔

۱۰...... عہد فاروقی سے پہلے مال غنیمت آتے ہی تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ آپ نے بیت المال کو مستقل خزانے کا وجود دیا۔

۱۱...... عرب میں مستقبل سن کا رواج نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے ۱۶ھ میں سن ہجری ایجاد کر کے یہ کمی پوری کی۔

۱۲...... درج ذیل شہر آپ کے حکم پر بسائے گئے۔ بصرہ، کوفہ، فسطاط، موصل، جیزہ۔

۱۳...... خلافت فاروقیؓ کا سب سے نمایاں کارنامہ عدل وانصاف ہے جو مسلمان، یہودی، عیسائی سب کے لئے یکساں تھا۔

یوم عاشورہ ومناقب سیدنا حضرت امام حسینؓ

مولانا محمد امین

ماہ محرم جوکہ ہمارے اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔اس کی دسویں تاریخ کو یوم عاشورہ کہتے ہیں۔ یہ دن بڑی فضیلت کا دن ہے۔اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے لوح قلم،عرش وکرسی،زمین وآسمان،چاند سورج اورستارے،پہاڑ اور دریا پیدا فرمائے۔جبرائیل اور تمام فرشتے اسی دن پیدا ہوئے۔حضرت آدم،ابراہیم اورعیسیٰ علیہم السلام اسی دن پیدا ہوئے۔آدم علیہ السلام اسی دن جنت میں داخل ہوئے اوراسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب دشمنوں نے آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے ’’یا نار کونی برداً وسلاما علٰی ابراھیم‘‘ کہہ کر جلنے سے نجات دی اورآگ کو باغ بنایا وہ یہی دن تھا۔فرعون ملعون کو اللہ تعالیٰ نے سمندر میں غرق کرکے بنی اسرائیل اور موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم سے نجات اسی دن دی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ اسی دن قبول ہوئی۔حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہی اورحضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا اسی دن ملی۔سب سے پہلے زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اورآسمان سے بارش اسی دن برسی اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

جس نے اپنے اہل وعیال کو عاشورہ کے دن پیٹ بھر کے اچھے اچھے کھانے کھلائے تمام سال اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ کرے گا۔یہ وہ دن ہے جس میں حضرت امام حسینؓ میدان کربلا میں بے دردی سے شہید کردیئے گئے۔آپ کی شہادت کا واقعہ بہت دردناک ہے کوئی انسان اس کے سننے کی طاقت نہیں رکھتا۔اس دن آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت میں سے سولہ آدمی اورساتھیوں سمیت ۷۲ بہتر افراد نے جام شہادت نوش فرمایا۔ماہ محرم کی نسبت سے ذیل میں سیدنا امام حسینؓ کے چند مناقب ملاحظہ فرمائیں:

مناقب سیدنا امام حسینؓ

’’وعن بریدۃؓ قال علیہ السلام حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا ‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔جس نے حسین سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے۔ایک اورروایت میں ہے کہ:’’وقال علیہ السلام ان الحسن والحسین ھما ریحانتای من الدنیا‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

’’وعن بریدۃؓ قال کان رسول اللہ ﷺ یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیھما

قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله: ”انما اموالكم و اولادكم فتنة“ نظرت الٰى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما“ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے ہے کہ اچانک حضرت حسنؓ وحسینؓ سرخ رنگ کی قمیصیں پہنے ہوئے سنبھل سنبھل کر چلتے ہوئے تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے، ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے پہلو میں بٹھایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے سچ فرمایا ہے: تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے۔“ میں نے ان دونوں بچوں کو سنبھل سنبھل کر چلتے دیکھا تو اپنی بات کو روک دیا اور ان کو اٹھالیا:

”وعن علیؓ قال الحسن اشبه رسول الله ﷺ ما بين الصدر الٰى الراس والحسين اشبه النبي ﷺ ما كان اسفل من ذلك“ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ ہیں شکل میں سر سے لے کر سینہ تک اور حسینؓ حضور ﷺ سے بہت مشابہ ہیں شکل میں سینہ سے لے کر پاؤں تک۔

”وعن انسؓ قال الم احد اشبه بالنبي ﷺ من الحسن ابن علي وقال في الحسين ايضاً كان اشبهم برسول الله ﷺ“ حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ شکل وصورت میں حضور ﷺ سے بہت مشابہ تھے:

”وعن اسامة بن زيدؓ قال طرقت النبي ﷺ ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي ﷺ وهو مشتمل على شيء لا ادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذالحسن والحسين على وركيه فقال هذان ابناى وابنا ابنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من يحبهما“ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کے وقت ذاتی کام کے لئے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے آپ ایک چیز اندر (غالباً کپڑے میں) لپیٹے ہوئے تھے۔ پس جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا حضور یہ کیا لپیٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے وہ چیز کھول دی (یعنی کپڑا اہٹایا) تو آپ کی دونوں بغلوں میں حسن حسین تھے۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔

”عن انسؓ قال سئل رسول الله ﷺ اى اهل بيتك احب اليك قال الحسن

والحسین و کان یقول لفاطمة ادعی لی ابنیّ فیشمهما ویضمهما الیه (ترمذی ص ۵۴۰)'' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ سے سوال ہوا کہ اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔ آپ ان دونوں کو بلاتے جب وہ آپ کے پاس آتے، آپ ان کے بدن کو سونگھتے یعنی بوسہ دیتے اور گلے لگاتے۔

''وعن انسؓ قال کنت عند ابن زیاد فجئ برأس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفه ویقول ما رأیت مثل هذا حسنا فقلت اما انه کان اشبههم برسول اللهﷺ'' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا۔ ابن زیاد آپؓ کی ناک میں لکڑی مارتا جاتا تھا اور یہ کہتا جاتا کہ اس طرح کا حسن میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا حسینؓ حضورﷺ سے شکل وصورت میں بہت مشابہ تھے۔

''عن امّ الفضلؓ انها دخلت علی رسول اللهﷺ فقالت یا رسول اللهﷺ انّی رأیت اللیلة قال وما هو قالت انه شدید قال وما هو قالت رأیت کان قطعة من جسدک قطعت و وضعت فی حجری......الخ''

ام فضل بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ میں حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج رات بہت برا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا ہے۔ میں نے کہا وہ بہت ڈراؤنا خواب ہے۔ آپﷺ نے فرمایا بتا تو سہی۔ میں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپﷺ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا۔ آپﷺ نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ ان شاءاللہ! فاطمہ ایک لڑکا جنے گی جو سب سے پہلے تیری گود میں آئے گا۔ چناں چہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں جب حضرت حسینؓ پیدا ہوئے میں وہیں تھی۔ سب سے پہلے میں نے حضرت حسینؓ کو گود میں اٹھایا جیسا کہ حضورﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر ایک دفعہ میں حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حسینؓ کو آپ کی گود میں رکھ دیا اور دوسری طرف دیکھنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ حضورﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپﷺ رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپﷺ پر قربان ہوں اے اللہ کے پیارے نبیﷺ یہ کیا بات ہے یعنی آپﷺ کیوں رو رہے ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا ابھی ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ عنقریب تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے عرض کیا کہ اس بیٹے یعنی حسینؓ کو۔ آپﷺ نے فرمایا ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے تھے جہاں قتل کیا جائے گا اور وہ سرخ مٹی تھی۔

''روی عن ام سلمةؓ انها قالت کان رسول اللهﷺ فی منزلی اذ دخل علیه

الحسینؓ فطالعت علیھما من الباب واذالحسینؓ علٰی صدر النبی ﷺ......الخ ’’حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک دفعہ میرے گھر تشریف فرما تھے کہ اچانک امام عالی مقام سیدنا حسینؓ تشریف لائے۔ میں اس وقت دیکھ رہی تھی کہ امام حسینؓ رسول خدا ﷺ کے سینہ مبارک پر کھیل رہے ہیں اور حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں تھوڑی سی مٹی ہے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔اسی اثنا میں امام حسینؓ چلے گئے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوجائیں۔ یہ کیا بات تھی جو میں نے دیکھی کہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں تھوڑی سی خاک تھی اور آپ ﷺ آنسو بہا رہے تھے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ جب میں نے امام حسینؓ کو اپنے سینہ مبارک پر کھیلتے دیکھا تو خوشی ہوئی۔اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے تھوڑی سی مٹی دے کر کہا کہ یہ اس سرزمین کی مٹی ہے جہاں حضرت امام حسینؓ شہید ہوں گے تو اس خبر کو سن کر میرے آنسو بھی جاری ہوگئے۔

’’عن سلمی قالت دخلت علی ام سلمةؓ وھی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ ﷺ ...... الخ ’’ترمذی نے سلمٰی سے روایت کی ہے میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئی تو آپ کو روتے دیکھا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک خاک آلود ہو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا حضرت! کیا بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں شہادت حسینؓ ابھی دیکھ کر آیا ہوں۔

’’عن ابن عباسؓ انہ قال رأیت النبی ﷺ فیما یری النائم ذات یوم بنصف النھار اشعث اغبر بیدہ قارورة فیہ دم فقلت بابی انت وامی ما ھذا قال دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منہ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجل قتل ذلک الوقت ’’بیہقی نے دلائل میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دوپہر کے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ خاک آلود تشریف لئے جارہے ہیں اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں شیشی ہے، جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ یہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے کہ میں آج تمام دن اسے جمع کرتا رہا ہوں۔ ہم نے وہ دن شمار کیا تو عین شہادت کا دن تھا۔

غصہ پر قابو پانے کا انعام

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے غصہ پر قابو پالیا اس حال میں کہ وہ اس کے کر گزرنے پر قادر تھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے اپنے لئے چن لے۔‘‘ (سنن ابن ماجہ)

فضائل سیدنا بلالؓ وسیدنا عبداللہ بن مسعودؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال! تو مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہو اور جس کے نفع کی تجھے زیادہ امید ہو۔ کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے سامنے تیرے قدموں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: میں نے اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہو۔ سوائے اس کے کہ جب بھی رات یا دن کے وقت کامل طریقے سے وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جس قدر اللہ نے میرے مقدر میں لکھا ہوتا ہے نماز پڑھ لیتا ہوں۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ محترمہ

۱...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ’’لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و آمنوا الخ‘‘ ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں اس بات پر کوئی گناہ نہیں جو وہ کھا چکے ہیں پہلے جب کہ آئندہ کو ڈر گئے اور ایمان لائے الخ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم انہی میں سے ہو۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۲)

۲...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ کو ہم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت ہی سے سمجھتے رہے۔ کیونکہ ان کا رسول اللہ ﷺ کے گھر آنا جانا کثرت کے ساتھ تھا۔ (ایضاً)

۳...... حضرت ابوالاحوصؒ سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰؓ کے گھر میں حضرت عبداللہؓ کے چند ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھے اور وہ قرآن مجید دیکھ رہے تھے۔ حضرت عبداللہؓ کھڑے ہوگئے تو حضرت ابومسعودؓ فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد ان کھڑے ہونے والے سے بڑھ کر زیادہ اللہ کی نازل کردہ آیات کے بارے میں علم رکھنے والا کسی کو چھوڑا ہو، تو ابوموسیٰؓ نے فرمایا: اگر تم نے ایسی بات کہی ہے تو سنو! ان کا حال تو یہ تھا کہ جب ہم غائب ہوتے تھے تو یہ حاضر ہو رہتے تھے اور جب ہم حاضری سے روک دیئے جاتے تھے تو انہیں اجازت ہوتی تھی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۳)

۴...... حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ’’ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامۃ‘‘

کہ جس نے کسی چیز میں خیانت کی تو وہ قیامت کے دن اپنی خیانت شدہ چیز کو لے کر حاضر ہوگا۔ پھر فرمایا تم مجھے کس آدمی کی قرأت کے بارے میں حکم دیتے ہو کہ میں قرأت کروں۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے کچھ اوپر سورتیں پڑھ چکا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ جانتے ہیں کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھنے والا ہوں اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا ہے تو میں اس کی طرف سوار ہو کر چلا جاتا اور شقیقؒ نے کہا میں نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے حلقوں میں بیٹھا ہوں میں نے کسی سے بھی نہیں سنا جس نے ابن مسعودؓ کا رد کیا ہو یا ان پر کوئی عیب لگایا ہو۔ (مسلم ج۲ص۲۹۳)

۵...... حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی کتاب کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس چیز کے بارے میں نازل کی گئی تھی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی ایک اللہ کی کتاب کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے ہیں تو میں سوار ہو کر بھی اس کی طرف چلا جاؤں گا۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۳)

۶...... حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ان سے گفتگو کرتے تھے۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا تذکرہ ہو گیا تو انہوں نے فرمایا تحقیق تم نے ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے جن سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے قرآن ان چار آدمیوں سے حاصل کرو ابن ام عبد (ابن مسعودؓ) پہلے ان کا نام لیا اور معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ حضرت سالمؓ۔

فیصل آباد میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

۸؍جولائی ۲۰۲۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی کے ہاتھ پر ایک سابق قادیانی بلال احمد ولد سعید احمد حال مقیم محمود آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد قادیانیت کو ترک کرتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ نومسلم بلال احمد نے حارث شیخ اور محمد طاہر گجر کی گواہی میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں بلا جبر واکراہ اپنے پورے ہوش وحواس میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد مرزا قادیانی سمیت تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو جھوٹا اور کذاب سمجھتا ہوں۔ آج کے بعد میرا عقیدہ ہے کہ قرب قیامت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول اور امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہونا ہے۔ اب میرا جینا مرنا مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ قادیانیت سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

اولاد کی پرورش سے متعلق چند ضروری ہدایات

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

۱...... عورتوں میں عادت ہے کہ بچوں کو جن بھوت اور دوسری ڈراؤنی چیزوں سے ڈراتی ہیں یہ بہت غلط بات ہے اس سے بچے کا دل کمزور ہوتا ہے۔ ماں کو چاہئے کہ بچے کو باپ سے ڈراتی رہے۔

۲...... اگر لڑکا ہو تو اس کے سر پر بال مت بڑھاؤ اور اگر لڑکی ہے تو جب تک پردے میں بیٹھنے کے قابل نا ہو جائے زیور مت پہناؤ۔ اس سے ایک تو جان کا خطرہ رہتا ہے اور دوسری بات کہ بچپن سے ہی زیور کا شوق دل میں ہونا اچھی بات نہیں۔

۳...... بچوں کے ہاتھوں سے غریبوں کو کھانا، کپڑا، پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کریں، اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں ان کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کریں تا کہ آپ کے بچوں میں سخاوت کی عادت ہو۔

۴...... اگر لڑکا ہو تو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کیجئے اور رنگین لباس سے اس کو نفرت دلائیں کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کریں۔

۵...... اگر لڑکی ہو تو بہت تکلف کے کپڑوں کی اسے عادت مت ڈالئے۔

٦...... بچوں کی سب ضدیں پوری مت کریں۔ اس سے بچے کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔

۷...... جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کے اور کپڑے کے عادی ہیں، گالم گلوچ کرتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنے سے اور ساتھ کھیلنے سے ان کو بچائیں۔

۸...... ان باتوں سے نفرت دلاتے رہیں، غصہ، جھوٹ بولنا، کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری کرنا، چغلی کھانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا۔ بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا، بھلی بری بات کا نا سوچنا۔ اور جب ان میں سے کوئی بات ہو جائے تو فوراً اس کو روکیں اور اس پر تنبیہ کریں۔

۹...... اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے تو بچے کو مناسب سزا دو تا کہ پھر ایسا نا کرے۔ ایسی باتوں میں پیار دلار بچے کو کھو دیتا ہے۔

۱۰...... بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو نماز کی عادت ڈالیں۔ جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جائے تو اول قرآن مجید پڑھوائیں۔

۱۱...... بہت سویرے مت سونے دیں۔اور جلدی اٹھنے کی عادت ڈالیں۔

۱۲...... کبھی کبھی بچوں کو نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کیجئے۔

۱۳...... ان کو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عشق معشوقی کی باتیں ہوں یا بے ہودہ قصے اور غزلیں ہوں۔

۱۴...... مکتب سے آنے کے بعد بچے کو کسی قدر دل بہلانے واسطے کچھ دیر کھیلنے دو تاکہ اس کی طبیعت کند نا ہو جائے۔لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نا ہو اور چوٹ لگنے کا اندیشہ بھی نا ہو۔

۱۵...... آتش بازی، باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو اور کھیل تماشے دکھانے کی عادت مت ڈالیں۔(آج کے دور میں بے مقصد اسمارٹ فونز، ویڈیو گیمز، ایسے کھیل جن سے صحت کا نقصان ہو اور صرف پیسوں کا ضیاع ہو وغیرہ سب شامل ہیں۔)

۱۶...... اولاد کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھلا دیں جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ کر سکے۔

۱۷...... لڑکیوں کو کم از کم اتنا لکھنا پڑھنا ضرور سکھائیں کہ ضروری خطوط اور گھر کا حساب کر سکیں۔

۱۸...... بچوں کو عادت ڈالئے کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کریں۔اپاہج اور سست نا ہو جائیں۔انہیں کہیں رات کو اپنا بستر خود بچھائیں اور صبح اٹھ کر خود تہہ کر کے احتیاط سے رکھ دیں۔

۱۹...... لڑکیوں کو ہدایات دیں کہ جو کام کھانے پکانے، سینے پرونے، کپڑے رنگنے کے ہیں انہیں نہایت دل لگا کر سیکھیں۔

۲۰...... جب بچے سے کوئی اچھی بات ظاہر ہو تو لازمی اسے شاباش دیں، پیار کریں اور کچھ انعام دیں تاکہ اس کا دل بڑھے اور جب کوئی بری بات دیکھیں تو بچے کو تنہائی میں سمجھائیں کہ دیکھو اچھے نیک لوگ ایسا کام نہیں کرتے اور کرنے والے کو لوگ برا جانتے ہیں۔اور اگر بچہ دوبارہ غلط عمل دہرائے تو بچے کو مناسب سزا دیں۔

۲۱...... بچے کو کوئی بھی کام چھپا کر مت کرنے دیں۔کھیل ہو، کھانا ہو یا شغل کا کوئی بھی کام ہو۔

۲۲...... کوئی کام محنت کا اس کے ذمہ مقرر کریں جس سے صحت اور ہمت رہے، سستی نا آنے پائے۔

۲۳...... بچوں کو چلنے میں تاکید کریں کہ بہت جلدی نا چلیں اور چلتے ہوئے نگاہ اوپر اٹھا کر نا چلے۔

۲۴...... اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالیں، زبان سے، چال سے اور برتاؤ سے شیخیاں نا مارے۔

۲۵...... بچے کو کچھ پیسے دیا کریں کہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرو۔مگر اس کو یہ عادت ڈالیں کہ آپ سے چھپا کر کچھ نا خریدے۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

بادشاہت سے بہتر: سلطان محمود غزنویؒ نے رات کے گشت کے دوران ایک شخص کو تندور کے پاس سوتے دیکھا تو اسے اٹھایا اور پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ مزدور ہوں، دن بھر مزدوری کرتا ہوں، رات کو یہاں سوجاتا ہوں۔ سلطان نے پوچھا ''اتنی سردی میں رات کیسے گزرتی ہے۔'' کہنے لگا آدھی رات آپ جیسی گزرتی ہے اور آدھی آپ سے بہتر۔ محمود غزنویؒ اس جواب سے بہت حیران ہوئے، کہا اپنی بات کی وضاحت کرو۔ کہنے لگا ''جب تک تندور گرم رہتا ہے تو آپ کی طرح سکون سے سوتا ہوں۔ نصف رات تک تندور ٹھنڈا ہوجاتا ہے تو میں اٹھ کر اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوجاتا ہوں، یہ وقت میرا آپ سے بہتر گزرتا ہے۔

کیا فکر ہے؟: مرزا کی بہن بیمار تھیں، آپ عیادت کو گئے۔ پوچھا: ''کیا حال ہے؟'' وہ بولیں: ''مرتی ہوں، قرض کی فکر ہے کہ گردن پر لئے جاتی ہوں۔'' آپ نے کہا ''بوا! بھلا یہ کیا فکر ہے؟ خدا کے ہاں کیا مفتی صدرالدین خاں بیٹھے ہیں، جو ڈگری کر کے پکڑوا دیں گے؟''

گدھے کی لات: مرزا کی ''قاطع برہان'' کے بہت شخصوں نے جواب لکھے اور بہت زباں درازیاں کیں۔ کسی نے کہا: حضرت! آپ نے فلاں شخص کی کتاب کا جواب نہ لکھا۔'' مرزا نے کہا: ''بھائی! اگر کوئی گدھا تمہارے لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟'' (کشت زعفران ص ۵۲)

دوسرا مصرع بھی: مولوی فضل حق، جو آرزو تخلص کرتے تھے، مرزا کے بڑے بے تکلف دوست تھے۔ ایک دن مرزا ان کی ملاقات کو گئے۔ مولوی صاحب کی عادت تھی کہ جب کوئی بے تکلف دوست آیا کرتا تو ''خالق باری'' کا یہ مصرع پڑھا کرتے تھے:

بیا　برادر　آؤ　رے　بھائی

چناں چہ مرزا صاحب کی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے اور یہی مصرع کہہ کر بٹھایا۔ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ مولوی صاحب کی بیوی بھی دوسرے دالان سے اٹھ کر پاس آن بیٹھی۔ مرزا نے کہا: ''ہاں صاحب! اب وہ دوسرا مصرع بھی فرما دیجئے:

بنشیں　مادر　بیٹھ　ری　مائی

شیطان غالب ہے: رمضان کا مہینہ تھا۔ مرزا غالب، نواب حسین مرزا کے ہاں بیٹھے تھے۔

پان منگا کر کھایا۔ ایک صاحب فرشتہ سیرت نہایت متقی اور پرہیزگار اس وقت موجود تھے۔ انہوں نے متعجب ہو کر پوچھا ’’قبلہ! آپ روزہ نہیں رکھتے؟‘‘ مسکرا کر بولے: ’’شیطان غالب ہے۔‘‘ (کشت زعفران ص ۵۵)

گالی بھی سلیقے کی: ایک روز مرزا غالب اور مولانا حالی دستر خان پر بیٹھے تھے کہ ڈاکیا ایک لفافہ دے گیا۔ لفافہ کی بے ربطی اور کاتب کے نام کی اجنبیت سے ان کو یقین ہو گیا کہ یہ کسی مخالف کا ویسا ہی گم نام خط ہے جیسے پہلے بھی آتے رہے ہیں۔ حالی لکھتے ہیں کہ مرزا نے یہ خط مجھے دیا اور کہا کہ اسے کھول کر پڑھو۔ میں جو دیکھتا ہوں تو فی الحقیقت سارا خط فحش دشنام سے بھرا ہوا تھا۔ پوچھا کس کا خط آیا ہے اور کیا لکھا ہے؟ مجھے اس کے اظہار میں تامل تھا۔ مرزا نے فوراً میرے ہاتھ سے لفافہ چھین لیا۔ پھر اوّل سے آخر تک پڑھنے کے بعد کہا: ’’اس الو کو گالی بھی نہیں دینا آتی۔ بڈھے آدمی کو بیٹی کی گالی دیتے ہیں تاکہ اس کو غیرت آئے، جوان کو جورو کی گالی دیتے ہیں کیونکہ اس کو جورو سے زیادہ تعلق ہوتا ہے، بچے کو ماں کی گالی دیتے ہیں کیونکہ وہ ماں سے برابر کسی سے زیادہ مانوس نہیں ہوتا۔ یہ قرم ساق (بھڑوا) جو بہتر برس کے بڈھے کو ماں کی گالی دیتا ہے اس سے زیادہ بے وقوف اور کون ہو گا۔‘‘ (کشت زعفران ص ۵۷)

لیکن؟: ڈپٹی نذیر احمد کے پاس عربی کی ایک نایاب کتاب تھی۔ دہلی کے ایک مولوی صاحب اس کتاب کو دیکھنے کے بڑے شائق تھے۔ تعلقات کچھ اس قسم کے تھے کہ ڈپٹی صاحب نہ انکار کرتے، نہ دینا چاہتے تھے۔ آخر مولوی صاحب کے پیہم اصرار پر انہیں ایک دن کتاب دینی پڑی۔ کتاب مولوی صاحب کی طرف بڑھاتے ہوئے ڈپٹی صاحب نے فرمایا: ’’کتاب تو بڑی اچھی ہے لیکن اس کی جلد سور کے چمڑے کی ہے۔‘‘ مولوی صاحب نے یہ الفاظ سنے تو لاحول پڑھتے ہوئے فوراً پیچھے ہٹ گئے اور کتاب لینے سے انکار کر دیا۔ (کشت زعفران ص ۷۶)

حالی اور ہالی: ایک مرتبہ مولانا حالی سہارن پور گئے اور وہاں کے ایک معزز رئیس زمیندار کے ہاں قیام کیا۔ گرمی کے دن تھے اور مولانا کمرے میں لیٹے ہوئے تھے۔ اسی وقت اتفاق سے ایک کسان آ گیا۔ رئیس نے کہا: ’’یہ بزرگ جو آرام کر رہے ہیں، ان کو پنکھا جھل۔‘‘ وہ بیچارہ پنکھا جھلنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ آہستہ سے رئیس صاحب سے پوچھا: ’’یہ بزرگ کون ہیں؟‘‘ رئیس نے جواب دیا: ’’کم بخت! تو ان بزرگ کو نہیں جانتا، حالانکہ سارے ہندوستان میں ان کا شہرہ ہو رہا ہے، یہ مولوی حالی ہیں۔‘‘ اس پر غریب کسان نے بڑے تعجب سے کہا: ’’جی کبھی ہالی بھی مولوی ہوئے ہیں؟‘‘ دراصل وہ کسان حالی کو ہالی یعنی ہل چلانے والا سمجھا۔ مولانا یہ سن کر پھڑک اٹھے، فوراً اٹھ کر رئیس سے کہنے لگے۔ ’’حضرت! اس تخلص کی داد آج ملی ہے۔‘‘ (کشت زعفران ص ۷۹)

ایک سچا قصہ

مولانا عبدالماجد دریا آبادی

کچھ کم تیس سال (اور اب ایک صدی ودس سال) کا ذکر ہے، فرنگی تہذیب ساری مہذب دنیا کو مسخر کر چکی ہے اور ہندوستان کے طول وعرض میں ''صاحب'' اور ''میم صاحب'' کے تمدن کی حکومت ہے۔ شہر میرٹھ کے ایک اینگلو انڈین (پرانی اصطلاح میں یوروشین) لفٹنٹ کلارک ڈاکٹر کی حیثیت سے (اس وقت کے انڈین سب آرڈی نیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں) تعینات ہیں۔

عمر قریب چالیس سال، توانا، تنومند، جذبات نفسانی سے معمور، اخلاق روحانی سے کورے۔ میم صاحب سن میں ۸ سال بڑی اور پھر اس پر لاغر وبیمار۔

اس شہر میں قیام ایک اور صاحب بہادر مسٹر ایڈورڈ فلہم کا ہے۔ سرکار کے محکمہ حسابات (فوجی ملٹری اکاؤنٹس) میں ڈپٹی اگزامنر کے عہدہ پر ہیں۔ عمر ۴۴ سال کی۔ میم صاحبہ خالص ولایتی ۳۰ سال، سن کی حسن وجمال میں مشہور، سوسائٹی میں مقبول، میاں بیوی بچے سب خوش وخرم زندگی بسر کررہے ہیں۔ ۱۹۴۱ء کا ذکر ہے کہ مسز فلہم کے یہاں بچہ ہونے کو ہوتا ہے۔ مرد ڈاکٹر سے مہذب سوسائٹی کو کیا شرم، بجائے کسی لیڈی ڈاکٹر کے خود لفٹنٹ کلارک بچہ جنانے آتے ہیں اور زچہ کی برہنگی کے جو نظارے دائیاں جنائیاں کرتی ہیں خود ہی کر جاتے ہیں۔ اب فریقین کی آنکھ لڑتی ہے اور میم صاحب کنواری نہیں شادی شدہ صاحب اولاد ''عین زمانہ زچگی'' میں ڈاکٹر صاحب پر فریفتہ ہوجاتی ہیں۔ قربان جایئے! اس نفاست خیال وپاکیزگی جذبات کے۔

چند روز بعد کلارک کا تبادلہ دلی ہوجاتا ہے لیکن دہلی ومیرٹھ کے درمیان فاصلہ ہی کتنا ہے۔ جب دیکھئے ڈاکٹر صاحب اپنے اعلیٰ شریفانہ جذبات کی تسکین کے لئے موجود اور جن دنوں یہ ممکن نہ ہوتو ہجر کے دن اور فراق کی راتیں گزارنے کے لئے ڈاک سے سلسلہ نام وپیام۔ بیسوی صدی کے اس ''مجنوں'' کے پیامات شوق تو لیلیٰ نے فرط زیرکی سے ضائع کردیئے۔

لیکن میاں مجنوں اتنی پیش بینی اور پیش بندی سے محروم اپنی لیلیٰ کے خطوط گڈ کے گڈ جمع کرتے گئے اور ان خطوط کے دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ عریاں جذبات کے لحاظ سے بھلا کیا کوئی فرضی افسانے یا ''لیلیٰ کے خطوط'' ان خطوط کا مقابلہ کریں گے۔ ڈاک کا پتہ کلارک کے بھیجے ہوئے خطوط پر بجائے مسز فلہم کے مسز

کلارک سن لکھا ہوتا تھا اور میم صاحبہ خود بنفس نفیس ڈاک خانہ جا کر انہیں وصول کیا کرتی تھیں۔

کچھ روز بعد کلارک کا تبادلہ آگرہ ہو جاتا ہے اور (''عشق'' کا نام تو اس کھلی ہوئی بہیمیت کے لئے لے کر عشق کی مٹی پلید کیجئے نہیں (ہاں نفس پرستی البتہ کہہ لیجئے) ناپاک نفس پرستی کی آگ ہے کہ تیز سے تیز تر ہوتی جارہی ہے۔ لیکن شوہر کا وجود بہرحال راہ کا کانٹا بنا ہوا۔ شیطان نے پٹی پڑھائی کہ یہی قصہ کیوں نہ پاک کر دیا جائے۔ ڈاکٹر جس کا کام جان بچانا سمجھا جاتا ہے اس کے لئے جان لینا کون سے مشکل بات ہو سکتی تھی۔ رائے یہ ٹھہری کی سنکھیا کی ایک پڑی میم صاحب کے ہاتھ میں پہنچ جائے۔ وہ بھولے شوہر کو وہ بہت ہلکی ہلکی مقدار میں دی جانے لگے۔ اس میں وقت تو خیر لگ جائے گا لیکن تدبیر پٹ نہیں پڑے گی۔ عمل شروع ہو جاتا ہے اور کوئی ڈھائی مہینہ کی مدت بیت جاتی ہے۔ عورت تہذیب جدید سے آراستہ، عورت آخر کب تک نتیجہ کا انتظار کرے۔

خطوط میں تقاضہ پر تقاضے ہونے لگے کہ تمہاری ''صبر آزما'' مدت تو میری جان لے کر رہے گی۔ خدا کے لئے کوئی صورت گلوخلاصی کی نکالو۔ نفس کی ماری، عقل کی ماری اندھی عورت کو تو سجھائی نہ دیا لیکن زہر ہلاہل اندر اندر اپنا کام کر رہا تھا۔ فلہم صاحب رخصت بیماری لے کر مسوری تبدیل آب و ہوا کے لئے گئے۔ ادھر کلارک کی منہ مانگی مراد بر آئی۔ اتنے دنوں کے لئے قیام میرٹھ ہی میں کر لیا۔ مدتوں کا ڈاکٹر تجربہ کام آیا۔ شیطان کے فضل وکرم سے اب کی ایک عرق طے پایا۔ جس کے پینے سے مریض پر علامتیں بالکل وہ طاری ہو جائیں جو گرمی میں لولگ جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ۲۷ر جولائی ۱۹۱۱ء کو فلہم کے حلق سے پہلی خوراک اس عرق کی اتری اور معاً طبیعت بگڑی۔ مقامی ڈاکٹر آئے اور لولگ جانے کا نسخہ لکھ گئے۔ علاج جاری تھا کہ سفاک بیوی نے دوسری خوراک پلا دی۔ طبیعت اور زیادہ نڈھال ہوئی۔ مریض میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش ہوا اور ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ مریض اب کام کے ناقابل ہو گیا ہے، ملازمت سے سبکدوشی اسی وقت ہوگئی۔

حسرت نصیب شوہر کی رائے ہوئی کہ اب وطن مالوف انگلستان چل کر بقیہ زندگی وہیں بسر کی جائے۔ میم صاحب نے کہا آگرہ سے بہتر کوئی سرزمین نہیں۔ قضائے الٰہی نے مہر تصدیق اس رائے پر ثبت کر دی۔ ۸رنومبر ۱۹۱۱ء کو یہ جوڑا آگرہ منتقل ہوآیا۔ ۱۰رنومبر ۱۹۱۱ء کو وہی مہلک عرق شوربہ اور گوشت میں ملا کر دیا گیا اور اب کی مرتبہ علاج کے لئے خود ملک الموت یعنی ڈاکٹر کلارک تشریف لائے آکر ایک انجکشن دیا اور تھوڑی دیر میں فلہم غریب قید ہستی سے آزاد ہو گیا۔

مسز فلہم اب آزاد تھیں۔ چند ہفتے خوب رنگ رلیوں میں گزرے لیکن ابھی تو صرف پیر کی بیڑی کٹی

تھی۔ ہاتھ کی ہتھکڑی ابھی باقی تھی۔ زار ونزار مسز کلارک کا وجود تو ابھی بہرحال تھا اور وہ کھٹک پیدا کئے ہوئے تھا۔ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیاہتا بیوی فرنگی تہذیب وقانون میں کہاں جائز۔ اب تڑپ تھی تو اس کی کہ یہ دوسرا کانٹا بھی راہ سے ہٹ جائے اور زہر والی مجرب ترکیب دماغ میں حاضر تھی۔ عمل مسز کلارک پر شروع ہوا مگر اب کی تدبیر کچھ زیادہ چلی نہیں۔ زیادہ تیز اور قوی زہر افشائے راز کے خیال سے خلاف مصلحت نظر آیا۔ بہرحال اب کی قرعہ انتخاب ایک دوسری ترکیب پر پڑا۔ قاتل آخر کرایہ پر بھی تو مل جاتے ہیں۔ سو کی رقم میں پانچ پیشہ ور خونیوں کا جتھا کرایہ پر مل گیا۔ طے یہ پایا کہ رات کو یہ لوگ بنگلے پر حملہ آور ہوں اور میم صاحب کا کام تمام کر کے کچھ سامان بھی لوٹ لے جائیں تاکہ صورت حال بالکل ڈکیتی کی رہے۔ سو کی رقم کلارک کی جیب سے نہیں مسز فلہم کے بینک کے کھاتہ سے برآمد ہوئی۔ نومبر۱۹۱۲ء کی تاریخ تھی کہ پانچوں قاتل کلارک کے بنگلہ میں داخل ہوئے، کلارک خود اسٹیشن چلا گیا تھا ایک فرضی دوست سے ملاقات کا بہانہ کر کے۔ دیر کے بعد جب لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ گھر کے وفادار کتے نے قاتلوں کا راستہ روک رکھا ہے۔ خود پکڑ کر کتے کو الگ بند کیا۔ قاتل سونے کے کمرہ میں آئے اور دم بھر میں مسز کلارک کو تلوار سے پارہ پارہ کر دیا۔

مسز فلہم نفس پرستی کی خوشی میں مست کہ اب آخری رکاوٹ بھی دور ہوگئی اور آئندہ عیش ہی عیش ہے۔ تقدیر اس فیصلہ پر ہنسی۔ پولیس کے ہاتھوں اس برگشتہ بخت کے عاشقانہ خطوط کا ذخیرہ پڑ گیا۔ قرائن وقیاسات موجود ہی تھے۔ پورا بھید خطوط نے کھول دیا۔ فلہم کی نعش قبر کھود کر نکالی گئی۔ ڈاکٹری معائنہ ہوا جسم سے زہر کے ذرّات برآمد ہوئے۔ ۲۷؍فروری ۱۹۱۳ء کو فلہم کے قتل کا مقدمہ اور ۱۰؍مارچ کو مسز کلارک کے قتل کا دوسرا مقدمہ چلا۔ پہلے مقدمہ میں کلارک اور مسز فلہم دونوں ملزم تھے۔ دوسرے میں ان دونوں کے علاوہ ان دونوں کے چاروں کرایہ والے قاتل تھے۔ پانچواں قاتل اقبال جرم کر کے سرکاری گواہ بن گیا۔ مجسٹریٹ سیشن جج ہائی کورٹ کی منزلیں چند روز میں پوری ہوگئیں۔

جرم دونوں پر ثابت، سزائے موت کا حکم دونوں کو ملا۔ کلارک مع تین قاتلوں کے (چوتھے ملزم کے خلاف شہادت پوری نہیں بہم پہنچی اس لئے اسے شک کا فائدہ دے کر چھوڑ دیا گیا) اسی وقت پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ مسز فلہم حمل سے تھیں، جیل میں رکھی گئی۔ چند روز بعد ولادت ہوئی اس کے بعد بیمار پڑی اور دنیا سے رخصت ہوگئی۔

حضرت اکبر الہ آبادی کے کلیات حصہ سوم (ص۱۵۲–۱۵۳) میں ایک طویل نظم اسی واقعہ سے متعلق ہے۔ اس نثر کے بعد اس نظم کا پورا لطف اب ان شاء اللہ! آئے گا۔ ملاحظہ ہو:

حال مسٹر کلارک ومسز فلہم کا کھلا — تھا کل بیان پیش عدالت کھلم کھلا
ان کو کرایا قتل اور ان کو دلایا زہر — تہذیب مغربی کی یہ تکمیل اور قہر
پردے پہ اعتراض ہو اور زہر ہو دوا — پاکیزگی پہ طعن اور یہ ستم روا
فتنہ کا ہے قصور نہ مفتون کا — سب کچھ ہے یہ خرابی قانون کا قصور
پردہ نہیں طلاق میں آسانیاں نہیں — جائز کہیں تعدد ازواج یاں نہیں
فطرت کا اقتضا جو ہے کس طرح وہ رکے — پھر کیوں گناہ جرم کی جانب نہ دل جھکے
آسان ہو طلاق تو دل شاد کیجئے — بے قتل غیر اپنا گھر آباد کیجئے
پردہ جو ہو تو ایسے مواقع بھی کم ملیں — کیوں بزم مے میں شوخ نگاہیں بہم ملیں
قانون مغربی میں روا ہو اگر نکاح — پھر کیوں نہ قتل زوجۂ اولیٰ کا ہو مباح
جب پردہ وطلاق وتعدد روا نہیں — پھر بدمعاشیوں کے سوا کچھ دوا نہیں
جانیں ہزاروں جاتی ہیں بچے بلکتے ہیں — مستان مے جگہ سے بھلا کب سرکتے ہیں
مغرب کا دل خواہر مشرق کے ساتھ ہے — یہ بھی گھروں میں ان کے لئے ملتی ہاتھ ہے
اکثر یہی ہے حالت قانون مغربی — آزادیوں کی قید میں روح ان کی ہے پھنسی
پس ظاہری نمود چمک اور ادا میں ہے — دل کی خبر نہیں کہ وہ کس ہوا میں ہے
لکچر ہے اس طرف تا ادھر بے ہستی ہے — اس سمت ناچ ہے تو ادھر خودکشی ہے
تعلیم عورتوں کی ضروری ہے لاکلام — لیکن جو یہ اثر ہے تو بس دور سے سلام
ہم کو کمال شوق سے تعلیم دیجئے — لیکن کچھ اپنے گھر کی بھی اصلاح کیجئے
ہم فائدہ اٹھائیں گے مغرب کے راج سے — لیکن پناہ مانگیں گے ایسے رواج سے

(صدق ۱۵ر فروری ۱۹۳۹ء)

چودہ طبق روشن

ایک دن مرزا کے ایک شاگرد رشید نے آ کر کہا: ”حضرت! آج میں امیر خسرو کی قبر پر گیا۔ مزار پر کھرنی کا درخت ہے، اس کی کھرنیاں میں نے خوب کھائیں۔ کھرنیوں کا کھانا تھا کہ گویا فصاحت وبلاغت کا دروازہ کھل گیا۔ دیکھئے تو میں کیسا فصیح ہوگیا ہوں۔“ مرزا نے کہا: ”ارے میاں! تیس کوس کیوں گئے۔ میرے پچھواڑے کے پیپل کی پیپلیاں کیوں نہ کھالیں، چودہ طبق روشن ہوجاتے۔“

اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا آسان نسخہ

مولانا محمد ابراہیم پشاور

ایک بار حضرت عارفیؒ (ڈاکٹر عبدالحیؒ عارفیؒ جو حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحبؒ کے اجل خلفاء میں سے ہیں) حاضرین مجلس سے فرمانے لگے:

''تم لوگ کہاں لمبے لمبے مراقبے اور وظائف کروگے، میں تمہیں اللہ کے قرب اور تعلق کا مختصر راستہ بتائے دیتا ہوں، کچھ دن کرلو، پھر دیکھ لو کیا ہوتا ہے اور قرب کی منزلیں کیسے طے ہوتی ہیں۔

پہلا یہ کہ اللہ پاک سے چپکے چپکے باتیں کرنے کی عادت ڈالو، وہ اس طرح کہ جب بھی کوئی جائز کام کرنے لگو، دل میں یہ کہا کرو۔''اللہ جی! اس کام میں میری مدد فرمائیں اور اسے میرے لئے آسان فرما دیں۔ اسے عافیت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور اپنی بارگاہ میں قبول بھی فرمالیں۔'' یہ چار مختصر جملے ہیں مگر ان میں سینکڑوں بار اللہ کی طرف رجوع ہو جائے گا اور یہی مومن کا مطلوب ہے کہ اس کا تعلق ہر وقت اللہ سے قائم رہے۔ دوسرا یہ کہ انسان کو روزمرہ زندگی میں ان حالتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

۱...... یا تو طبیعت کے مطابق یا طبیعت کے خلاف

۲...... اسی طرح ماضی کی غلطیاں اور نقصان کی یاد

۳...... مستقبل کے خطرات اور اندیشے۔ جو معاملہ طبیعت کے مطابق ہو جائے اس پر''اللھم لک الحمد ولک الشکر'' کہنے کی عادت ڈالو، جو معاملہ طبیعت کے خلاف ہو تو''انّا للہ وانّا الیہ راجعون'' کہو، ماضی کی لغزش یاد آجائے تو فوراً''استغفر اللہ'' کہو اور مستقبل کے خطرات سامنے ہوں تو کہو''اللھم انّی اعوذبک من جمیع الفتن ما ظھر منھا وما بطن''شکر سے موجودہ نعمت محفوظ ہوگئی، نقصان پر صبر سے اجر محفوظ ہوگیا اور اللہ کی معیت نصیب ہوگئی۔ استغفار سے ماضی صاف ہوگیا اور آخری دعا سے مستقبل کی حفاظت ہوگئی۔

تیسرا یہ کہ شریعت کے فرائض وواجبات کا علم حاصل کرکے وہ ادا کرتے رہو اور گناہ کبیرہ سے بچتے رہو اور چوتھا یہ کہ تھوڑی دیر کوئی بھی مسنون ذکر کرکے اللہ پاک سے درخواست کرلیا کرو:''اللہ جی میں آپ کا بننا چاہتا ہوں، مجھے اپنا بنالیں اور اپنی محبت، عظمت اور معرفت عطا فرمادیں۔ چند دن یہ نسخہ استعمال کرو پھر دیکھو کیا سے کیا ہوتا ہے اور قرب کی منزلیں کیسے تیزی سے طے ہوتی ہیں۔(اقتباس از اصلاحی خطبات مفتی محمد تقی عثمانی)

داستان کا خاتمہ

مولانا رئیس احمد جعفری

مولانا رئیس احمد جعفری ندوی نے اسلام اور رواداری کتاب کی جلد اول کے اختتام پر حضور ﷺ کی رحمت للعالمینی کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ بھی پڑھیں۔ (ادارہ)

’’اسی طرح نہ جانے کتنے کتنے اور کیسے کیسے باغی، سرکش، فتنہ جو، جنگ آزما، منافق، دشمن اور بدخواہ اپنی سی حرکتیں کرنے کے بعد جب کہیں پناہ نہ پاسکے تو بے خوف وخطر اسی کے پاس پہنچ گئے جس کی خطائیں کی تھیں، جسے ایذائیں پہنچائی تھیں، جس کا دل دکھایا تھا، جس کا تن زخمی کیا تھا اور اس نے بغیر ملامت کئے، بغیر سرزنش کئے، بغیر کسی شرط کے معاف کردیا۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی مرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

یہ داستان بڑی طولانی ہے۔ لیکن اس کی دل کشی کا یہ عالم ہے کہ جی چاہتا ہے کہتے ہی رہئے۔ قلم کی سیاہی خشک ہوجائے اوراق کی وسعت جواب دے دے۔ ہاتھ کی طاقت مضمحل ہوجائے۔ دماغ کی قوت کام نہ دے۔ لیکن یہ داستان جو شروع ہوئی ہے کبھی اور کسی طرح ختم ہونے میں نہ آئے۔ انیس نے ایک موقعہ پر کہا تھا:

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

میں اپنے دل کو تولتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں، سفینہ بھی ہار جائے گا۔ تھک جائے گا، ٹوٹ جائے گا۔ لیکن رحمت للعالمین کی رحمت عام اور رحمت تمام کی داستان ختم ہونے میں نہ آئے گی۔ یہ وہ داستان ہے جس کی کوئی انتہاء نہیں۔ یہ وہ کہانی جو ہے ختم ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا بادل ناخواستہ اسے یہیں ختم کرتا ہوں۔‘‘

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں

اگر ہمارا ظاہر اور باطن رسول اللہ ﷺ کی اداؤں اور سنتوں سے مزین ہوجائے تو قادیانی فتنہ ازخود تباہ ہوجائے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو ایک مسلمان معاشرہ میں برداشت کیا جائے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ قادیانی مرتدوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

(صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری)

قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

مولانا محمد وسیم اسلم

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری ۱۳۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان ابتداً تھوہا محرم خان تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور (موجودہ ضلع چکوال) میں رہتا تھا۔ بعدازاں ڈھڈیاں تشریف لے آئے۔ آپ کا نام والدین نے ''غلام جیلانی'' رکھا۔ جب آپ خانقاہ رائے پور حاضر ہوئے تو آپ کے شیخ طریقت حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے نام دریافت فرمایا: آپ نے بتایا کہ: ''غلام جیلانی'' اس پر حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے فرمایا کہ: ''آپ تو عبدالقادر ہیں'' اس وقت سے یہی نام مشہور ہوگیا۔ آج دنیا اسی نام سے آپ کو جانتی ہے۔ مگر کاغذات میں ہمیشہ پرانا نام رہا اور علاقہ کے اکثر لوگ بھی غلام جیلانی کے نام سے ہی جانتے رہے۔

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری نے پانی پت، سہارن پور، رام پور، دہلی، ضلع بلند شہر، بانس بریلی اور بعض ایسے دوسرے مقامات جہاں کے اساتذہ، کسی خاص ''فن'' یا درس کی شہرت تھی وہاں کی تعلیم کے مراحل عبور کئے۔ فراغت کے بعد ابتداً حکمت شروع فرمادی۔ شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کے ایک مرید کے توسط سے رائے پور حاضر ہوئے۔ بیعت کے لئے درخواست کی تو حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے فرمایا کہ: ''جلدی کیا ہے استخارہ کرلو'' اور فرمایا کہ گھر ہو آؤ، پھر بیعت بھی کرلیں گے۔ بعدازاں بیعت ہوگئے۔ رائے پور کا قیام شروع کردیا۔ قیام کے دوران جفاکشی اور مجاہدے سے کام لیا۔ شیخ سے محبت، عشق، خدمت فنائیت اور والہانہ عقیدت کے تمام تعلق بنالئے۔ ۲۹رجنوری ۱۹۱۹ء کو آپ کے شیخ طریقت کا وصال پرملال ہوا تو آپ ہی اپنے شیخ مکرم کے جانشین اور ان کی میراث کے امین ہوئے۔ پوری دنیا میں خانقاہ رائے پور کا فیض پھیلایا۔

۱۴ر ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ بمطابق ۱۶ر اگست ۱۹۶۲ء بروز جمعرات آپ (حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری) بھی دارفانی سے دارالبقا کی طرف کوچ فرماگئے۔

آپ کی وفات پر ایک نظم جناب سید مسعود علی آزاد فتح پوری نے تحریر فرمائی اس کی کتابت حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہ نے فرمائی ہے۔ ماہ اگست کی مناسبت سے ذیل میں اس کتابت کا عکس ملاحظہ فرمائیں:

آہ قطب الارشاد کی رحلت ۱۳۸۲ھ

نظم در فراق

سلطان العرفاء، سید الطائفہ حضرت اقدس مولانا و مرشدنا شاہ عبدالقادر رائپوری نور اللہ مرقدہ

از

کمترین متوسلین محمد عبدالحفیظ الحنفی غفرلہ

اے غمِ جاناں، اے غمِ جانم　دل ہے پرخوں، آنکھیں پرنم
اللہ اللہ، اُن کا عالم　عشق سراپا، حُسن مجسّم
حضرتِ عبدالقادر ثانی　قبلۂ شاہ و قبلۂ عالم
قطبِ زمانہ، غوثِ یگانہ　رشکِ جنیدؒ و شبلیؒ و ادہمؒ
فانی فی اللہ، باقی باللہ　ختم ہے اُن پر اُن کا عالم
جامعِ سُنّت، قامعِ بدعت　نائبِ حضرتِ فخرِ دو عالم
عسکریِ اصحابِ مقدّس　لشکریِ پیغمبرِ خاتم
نورِ شریعت، فیضِ طریقت　جاری ساری باہم باہم
ایسا عارف، ایسا مرشد　ڈھونڈ نہ پائے عالم عالم
تجھ سا نہ دیکھا، تجھ سا نہ پایا　اُتر، دکھن، پورب، پچھم
لاکھوں دلبر، لیکن پھر بھی　تیرا عالم، تیرا عالم
حُسنِ تکلّم، رنگِ تبسّم　غم کا مُداوا، زخم کا مرہم
گاہ اشارہ، گاہ کنایہ　مجمل مجمل، مُبہم مُبہم
سوزِ مروّت، لطف، عطا　دردِ محبت پیہم پیہم
اپنے پرائے، یکساں یکساں　سب کا مونس، سب کا ہمدم
اِستغنا کا عالم، واللہ　خاک برابر لاکھوں درہم
اُف رے دبی چنگاری دل کی　آگ لگا دی پورب پچھم
آہ ترا اندازِ محبت　عشق میں شعلہ، حُسن میں شبنم

یاد رہیں گے تیرے جلوے　روشن روشن، مدھم مدھم
آہ کہ تجھ سے گرم تھی محفل　آہ کہ اب ہے درہم برہم
اُجڑا اُجڑا، ویراں ویراں　ہائے وہ رائپور کا عالم
ساحلِ جمنا پر کیا گزری　آہ وہ طوفاں برہم برہم
تم ہی کہو کچھ غم کی کہانی　اے لبِ راوی، اے لبِ جہلم
آہ نفیسِ زار کی حالت　بیکل بیکل، بے دم بے دم
اللہ اللہ دیکھ لیا ہے!　حشر سے پہلے حشر کا عالم
سینہ بریاں، دیدہ گریاں　آہ کہ اب کس حال میں ہیں ہم
ذکر کی دنیا سونی سونی　فکر کا عالم درہم برہم
دنیا دنیا غلغلہ غلغلہ　عالم عالم تیرا ماتم
دل کہ شہیدِ ناز ہے تیرا　زندہ ہے اب بھی لیکن کم کم
آہ کہ تجھ بن چین نہیں ہے　یاد ہے تیری پیہم پیہم
اِن شاء اللہ، اِن شاء اللہ　آج سے ہے یہ وعدہ محکم
وہ جو عزیزِ جاں ہے تمہارا　وہ ہے ہمارا اُس کے ہیں ہم
آہ کہ زادِ حشر نہیں ہے!　آہ ندامت سے ہے سر خم
اے میرے مشفق! اے میرے محسن!　تم ہو جیسے پھر مجھے کیا غم
ہاتھ میں تیرے ہاتھ دیا ہے　لاج بھی تیرے ہاتھ ہے ہمدم
حشر میں ہم کو بھول نہ جانا　یاد کے لائق گرچہ نہیں ہم

حشر تلک تُربت پر تیری
نور کی بارش برسے چھم چھم

۱ — وصالِ مبارک ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ، روز پنجشنبہ! مطابق ۱۶ اگست ۱۹۶۲ء، بوقت چاشت، در طبقہ لاہور، پاکستان

۲ — حضرت اقدس [illegible] مولانا عبدالعزیز [illegible] جانشین حضرت اقدس رائپوری [illegible]

تحفظ ختم نبوت میں مولانا عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف کا کردار

ابوراشد لطف اللہ میمن

جنگ یمامہ میں جانشین رسول، محافظ ختم نبوت، خلیفہ اوّل بلافصل سیدنا صدیق اکبرؓ صحابہ کرام کے عظیم لشکر کو لے کر میدان عمل میں آئے، جانثاران مصطفیٰ ﷺ نے ختم نبوت کے عظیم مشن کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ تقریباً ۱۲۰۰ صحابہ کرام اور اسلام کے سپاہی شہید ہوئے۔ اللہ کے رسول سے سچی محبت کا ثبوت دے کر امت کو اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے بیدار کر گئے۔ اس قسم کے غیرت مند مسلمانوں کی جماعت ہمیشہ رہی ہے جنہوں نے ہمہ وقت ختم نبوت کی چوکیداری کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔

اس سلسلۃ الذہب میں سے ۲۲ ستمبر ۱۹۲۳ء بروز اتوار کو اس وقت کے ضلع لاڑکانہ کے سعادت مند گاؤں بیر شریف میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ وہ بچپن سے ہی نیک اور پاکیزہ صفات کا جامع تھا۔ وہی بچہ بڑا ہوکر علوم نبوی کا وارث، ختم نبوت کا چوکیدار، ہمت اور بہادری کا پیکر، غیرت اور استقامت کا جبل ثابت ہوا۔ جس کو آج دنیا امام العصر حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ کے نام سے پہچانتی ہے۔

حضرت بیر شریف والے سیدنا صدیق اکبرؓ کے روحانی اور جسمانی وارث تھے۔ حضرات والا کا نسب نامہ بائیسویں پشت میں جاکر سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے۔ اس لئے وہی صدیقی النسل والی غیرت خون کے ایک ایک قطرے میں پیوست تھی۔ حضرت نے ختم نبوت کے میدان میں لیل ونہار کی بیداری، سفر وحضر، بحروبر ملک کے چاروں صوبوں میں علماء وخطباء اور ائمہ مساجد کو بیدار کرنے کے لئے مختلف مراحل میں ۱۷ ہزار میل سفر کر کے دردر جاکر ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔

شہر ہو یا دیہات، جلسوں اور جلوسوں میں ختم نبوت کے متعلق عقلی اور نقلی دلائل پیش کرتے، قادیانیت جیسے ناسور فتنے سے آگاہ کر کے اس وقت اور آنے والے وقت کے لوگوں پر احسان کردیا۔ منقولات کے علم سے ختم نبوت کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے تو ہر مسلمان کا واقف ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن حضرت والا نے اس مسئلے کو عقلی دلائل سے بیان فرمایا ہے۔ اس قسم کے دلائل سے ملحد اور دین بیزار لوگ لاجواب ہوگئے۔

ایک مرتبہ حضرت نے کسی بیان میں ارشاد فرمایا کے ایک یہودی جو عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والا ہے۔ وہ جب یہودیت کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرتا ہے، تورات کے بعد اب انجیل پہ ایمان لاتا ہے اور اپنے آپ کو

عیسیٰ علیہ السلام کا امتی کہلاتا ہے تو اب اس کو یہودی نہیں کہا جائے گا۔ تمام لوگ اس کو عیسائی بولیں گے۔ اگر وہ اپنے آپ کو یہودی کہلوانے کی کوشش کرے گا تو خود یہودی اعتراض کریں گے کہ تم نے نئے نبی پر ایمان لایا تو اس کی طرف اپنی نسبت کرو۔ یہودی کہلوانے کا کوئی حق نہیں۔ اسی طریقے سے اگر کوئی عیسائی مسلمان ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو عیسائی نہیں کہلوائے گا اور نہ ہی عیسائی اس لقب دینے سے راضی ہوں گے۔ کیونکہ اس نے نئے نبی اور اس کی شریعت کو چنا ہے تو وہ مسلمان کے لقب سے ہی آراستہ ہونا چاہئے۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص العیاذ باللہ! مرزا غلام احمد قادیانی کو مصلح اور نبی مانتا ہے تو وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے کا حق نہیں رکھتا۔ وہ اپنے آپ کو قادیانی کہلوائے۔ اس قسم کا ملعون مرتد شعائر اسلام کو بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی طرح نہیں بنا سکتا۔ اپنی عبادت گاہ میں محراب نہیں بنا سکتا۔ قادیانیوں کے اوپر یہ پابندیاں پاکستان کے آئین امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء میں لگی ہوئی ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا غیر شرعی، غیر اخلاقی کے ساتھ ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی بھی ہے۔

حضرت والا جب کنڈیارو میں پڑھاتے تھے۔ اس وقت وہاں کے سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹر بشارت نامی ایک قادیانی بھرتی ہوکر آیا۔ لوگوں سے نرم لہجے میں پیش آتا اور ان کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضرت پیر شریف والوں کو ملی۔ آپ فوراً متحرک ہوگئے۔ قادیانی ڈاکٹر کے خلاف شہر کی تمام مساجد میں درس دیئے، جمعہ کے اجتماع میں عوام کو خبردار کیا اور واضح الفاظ میں مسلمانوں کو متنبہ فرمایا کے قادیانی ڈاکٹر سے مفت میں بھی دوا نہیں لینی۔ اگر کوئی قادیانی مر جائے تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دینا۔

عقیدہ ختم نبوت پر حضرت پیر شریف والوں کا وہی موقف تھا جو امام ابوحنیفہؒ کا تھا۔ امام صاحب کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ امام صاحب اس ملعون کے خلاف متحرک ہوگئے وہ جھوٹا مدعی نبوت کہنے لگا کہ مجھے اپنے دعویٰ پر ثبوت پیش کرنے کا موقع دیں۔ امام صاحب نے فرمایا اس معاملے میں جو شخص جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل مانگے وہ بھی کافر ہے۔ دلیل کی ضرورت بالکل بھی نہیں۔ حضرت پیر شریف والوں کا نظریہ بھی ٹھوس تھا۔ فرماتے تھے قادیانیوں سے مرزا غلام قادیانی کے نبی ہونے کے لئے دلیل طلب نہیں کی جاسکتی۔ اگر قادیانی دلیل پیش کرنے کی کوشش بھی کرے تب بھی نہیں سنی جائے گی۔

حضرت پیر شریف والوں نے بڑی ہمت اور بہادری سے قادیانیوں کی اس تحریک اور ان کے پلید منصوبوں کو کچل ڈالا۔ ایک وقت تھا جب قادیانی پورے ملک میں جلسے رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی منصوبے کے تحت ۶ / مارچ ۱۹۸۱ء تحصیل وارہ میں سیرت النبی کے عنوان سے ایک جلسہ قادیانیوں نے رکھا۔

اس پروگرام میں قادیانیوں نے اپنے چوتھے گرو مرزا طاہر کو بطور مہمان خاص مدعو کیا۔ اس کی اطلاع جب حضرت والا کو ملی تو حضرت نے پوری جماعت میں اعلان کروایا کہ ۶ر مارچ کو قادیانیوں کے خلاف جہاد ہے لہٰذا تمام مسلمان جلسے گاہ کے قریب جمع ہوں۔ وہاں قادیانیوں کا گرو بھی پہنچ چکا تھا، ان کے جلسے کی تیاریاں عروج پر تھیں اور اس طرف ختم نبوت کے پروانوں کا جوش اور جذبہ بڑھتا جا رہا تھا۔ تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعرہ لگاتے ۵ ہزار عشاقان رسول لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سمیت جلسہ گاہ کی جانب بڑھتے جا رہے تھے۔ ابھی جلسہ گاہ سے دو کلومیٹر دور ہی تھے تو خود پولیس نے مجاہدوں کی ایمانی کیفیت کو دیکھ کر قادیانی جلسہ گاہ کو اکھاڑ ڈالا، شامیانے اور لاؤڈ سپیکر پھینک ڈالے، قادیانیوں کا گرو مرزا طاہر فرار ہو گیا۔ جلسہ گاہ خالی میدان بن گیا، اسی جگہ پہ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگتے رہے۔

۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء پشاور سے واپس آتے وقت مسلمان طالب علموں پر ریل گاڑی میں جب قادیانیوں نے حملہ کر کے انتہائی سخت تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس وقت ایک سرکاری کمیشن بنا، سرکاری رپورٹ کے آنے سے پہلے ہی جماعت کے فیصلے سے پورے ملک کے شہروں اور دیہاتوں میں ختم نبوت کے جلسے رکھے گئے۔ یہاں پورے سندھ میں حضرت والا کی زیر سرپرستی جلسے ہوئے۔ حضرتؒ نے عوامی جلسوں میں بات کھل کر سمجھائی کہ قادیانی صرف کافر نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''من ارتد فاقتلوہ '' جو شخص مرتد ہو جائے اس کو قتل کرو، خاتم النبیین سید المرسلین کا دشمن پلید ہے، وہ ملعون اس پاک دھرتی پر رہنے کا حق نہیں رکھتا۔ اسلامی حکومت کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

حضرت والا فرمایا کرتے تھے، انگریزوں کو صلیبی جنگیں یاد نہیں، ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت انگریز سامراج ابھی نہیں بھولے تھے۔ اس وجہ سے انگریزوں نے ختم نبوت کے خلاف اور مسلمانوں میں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے اپنے دربار کے وفادار ملازم مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا۔ مرزا قادیانی نے مختلف دعوے کئے، کبھی کہتا تھا کے میں عیسیٰ ہوں تو کبھی اپنے آپ کو مہدی کہلواتا، کسی جگہ پہ لکھتا ہے کہ میں مریم ہوں تو کبھی ظلی بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور آخر میں یہ بکواس بھی کر ڈالی میں اصلی نبی ہوں۔ مرزا ملعون قادیانی اپنی تقریروں اور تحریروں میں کہتا اور لکھتا تھا۔

چھوڑ دو اب دوستو جہاد کا خیال اسلام کے لئے حرام ہے جنگ و قتال

حضرت پیر شریف والے اپنے مواعظ حسنہ میں قادیانی فتنہ سے نفرت دلانے اور ان سے سوشل بائیکاٹ کرنے کی ہمیشہ تلقین کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت ضیاء حکومت حضرت والا کے خلاف ان ایکشن ہوگئی۔ ۱۸ر اگست ۱۹۸۱ء میں ایک میجر حضرتؒ سے ملنے پیر شریف آیا۔ ۱۹ر اگست کو حضرت ختم نبوت

کے تبلیغی دورہ پر نکل گئے۔ ۲۰؍اگست کو پولیس کا ایک بڑا ڈالہ حضرت کو گرفتار کرنے کے لئے پیر شریف آیا۔ چوں کہ حضرت موجود نہیں تھے پولیس واپس چلی گئی۔ ۲۱؍اگست جمعہ کے دن معمول سے ہٹ کر کثیر جماعت پیر شریف میں حضرت کی زیارت کے لئے آئی۔ سارا دن ذکر اذکار، وعظ ونصیحت کی مجلس لگی رہی۔ شام کو حضرت کسی پروگرام کے لئے روانہ ہوگئے۔ پولیس کی بھاری نفری حضرت کی گرفتاری کے لئے پیر شریف آن پہنچی۔ حضرت کو یہ اطلاع دی گئی۔ پھر ۲۲؍اگست کو حضرت خود ڈی.سی لاڑکانہ کے پاس آئے۔ حضرت نے ڈی.سی لاڑکانہ سے پوچھا میری عدم موجودگی میں پولیس پیر شریف کیوں آئی ہے؟ ڈی.سی نے کہا: سائیں! مجھے پتہ نہیں۔ حضرت والا اوران کے ساتھی جب باہر نکلے تو پولیس نے ڈی.سی آفس کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ ایس. پی آگے بڑھا حضرت سے مصافحہ کر کے عرض کیا کہ آپ کی گرفتاری کے وارنٹ ہیں۔ حضرت کے لئے عزت ہے، آپ کو الگ کمرہ بھی دیا جائے گا اور جماعتی احباب سے بھی ملنے کی اجازت ہوگی۔ آپ میری گاڑی میں چلیں۔

حضرت والا نے فرمایا میں اپنی گاڑی میں چلتا ہوں۔ ایس. پی لاڑکانہ بھی حضرت کے ساتھ بیٹھا سیدھا لاڑکانہ کے تحصیل تھانہ لے آئے۔ یہ خبر پورے سندھ میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ دو دن بعد لاہور میں جمعیت علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس تھا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا پورے ملک میں احتجاجی جلوس رکھنے چاہئیں اور اپنی گرفتاریاں پیش کی جائیں۔ ہر آدمی میں بے چینی والی کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔ حضرت کی گرفتاری کے بعد جماعت نے فیصلہ کیا کہ جس جرم کی پاداش میں آپ نے حضرت کو گرفتار کیا ہے اس جرم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں لہٰذا ہمیں بھی گرفتار کیا جائے۔ لیکن حضرت والا خود بلند حوصلہ تھے۔ جو جماعتی احباب ملنے جاتے ان کو فرماتے تھے ہم نے حق کی آواز بلند کی ہے اور راہ حق میں جیل ملی ہے۔ حضور علیہ السلام شعب ابی طالب میں تین سال بند رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کتنے سال جیل میں گزارے ہیں۔ میں اپنے آقا کی سنت ادا کر رہا ہوں، کوئی فکر نہیں۔ جیل میں رہتے ہوئے حضرتؒ نے قرآن پاک کا سندھی میں ترجمہ لکھنا شروع کیا۔ فرماتے تھے حضرت شیخ الہندؒ مالٹا کی جیل میں ترجمہ لکھنا شروع کیا۔ میں نے بھی اپنے اکابر کے طریقے کو دھرایا ہے۔ حضرتؒ کا لکھا ہوا تحت اللفظ آسان سندھی ترجمہ سندھ والوں کے لئے عدیم المثال تحفہ ہے۔

تحریک ختم نبوت کے علاوہ تحریک نظام مصطفیٰ، ایم.آر.ڈی تحریک، تحریک تحفظ مساجد ان کے علاوہ اور بھی ملکی اور اسلامی تحریکوں میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

حضرت پیر شریف والے تصنیف وتالیف، تدریس وتبلیغ، جہاد وتصوف وغیرہ میں امام کا درجہ رکھتے

تھے۔ بہت ہی تصانیف کا ذخیرہ موجود ہے، کچھ ان میں سے چھپ چکی ہیں اور کچھ ابھی تک منظر عام پر نہیں آ سکیں۔ ترجمہ قرآن پاک، تفسیر سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ، شمائل ترمذی کا سندھی میں ترجمہ، فضائل النبی، المساجد للہ، التنویر والتحلیق للحیۃ والتقدیر اور کئی کتابیں ہیں جن سے اہل علم حضرات فائدہ لیتے رہتے ہیں اور یہ کتابیں حضرت کی علمی اہلیت اور قابلیت پر دلالت کرتی ہیں۔

ان تمام اوصاف جمیلہ سے مزین شخص بالآخر ۴؍جنوری ۱۹۹۹ء مطابق ۱۶؍رمضان کو پوری جماعت کو داغ مفارقت دے کر خود مالک حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پے روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

لیکن مسلمان مایوس اور ناامید نہیں ہوتا، نفاذ اسلام کی تحریکیں ہر دور میں ہوتی ہیں۔ اللہ پاک کسی نہ کسی شخص اور جماعت سے کام ضرور لیتا ہے۔ حضرتؒ کے فرزند، استاذ العلماء حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی دامت فیوضہم نے اپنی وراثت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے عظیم والد کے ایصال ثواب کے لئے اس بڑے دینی ادارہ کی بنیاد رکھی۔ مدرسہ دارالعلوم الکریمیہ ابڑا روڈ یقیناً حضرت پیر شریف والوں کے باقیات صالحات میں سے ایک عمل صالح اور صدقہ جاریہ ہے۔ الحمدللہ یہاں سارا دن قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں گونجتی رہتی ہیں۔ سائیں عبدالمجیب اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت کے کام میں ہمیشہ صف اوّل میں ہوتے ہیں۔ پورے سندھ اور ملک کے طول وعرض میں ختم نبوت کا پیغام لے کر عوام کو بیدار کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ پاک سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ کو اپنے والد شیخ اور مربی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور پوری جماعت کو بھی اللہ پاک عقیدت اور محبت عطا فرمائے۔ فتنہ قادیانیت سے اللہ پاک اس امت کو نجات عطا فرمائے۔ اہل بصیرت کی محنتیں ہمارے لئے یقیناً ایک مشعل راہ ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی سالکین کے اسی سلسلہ میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

حافظ آباد میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

مانگٹ اونچا سے قادیانی خاندان زبیر احمد مانگٹ ان کی زوجہ مبارکہ زبیر، ان کی بہن فاخرہ یاسمین اور والدہ خورشید بی۔ بی نے مدرسہ اشرفیہ قرآنیہ حافظ آباد میں تمام مذکورہ افراد نے اسلام قبول کرلیا۔ علامہ احمد سعید اعوان، مولانا محمد ابراہیم علوی، مولانا محمد عارف شامی، مفتی محمد جمیل، حافظ وحید، فیضان، مانگٹ اونچا کے خطیب مولانا ذکاءاللہ اور ماسٹر رشید اختر نے ان کے قبول اسلام پر ان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مبارکباد دی اور ان کی ثابت قدمی واستقامت کے لئے دعا کی گئی۔

تحفظ ختم نبوت کے لئے حضرت جلال پوری شہیدؒ کی خدمات

آخری قسط

مولانا محمد قاسم، کراچی

ہفت روزہ کا اداریہ لکھنے کی ذمہ داری نبھانا آسان نہیں تھا، لیکن جب اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ خدمت آپ کے سپرد کی تو نہ صرف اسے نبھایا بلکہ اپنی تحریروں کے بانکپن سے رسالہ کو چار چاند لگا اور تادمِ شہادت یہ ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ آپ نے یہ ذمہ داری مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی شہادت کے بعد سے نبھانا شروع کی، جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے آپ کے نام درج ذیل مکتوب لکھا:

''مخدومی حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا ابتدائیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف شہیدؒ اپنی نگرانی میں لکھوایا کرتے تھے اور ان کے بعد برادر محترم مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ خود لکھا کرتے تھے، ہم یتیم ہوئے، ہمارے ساتھ ہفت روزہ بھی یتیم ہوگیا، اس خاموش یتیم کے سر پر ہاتھ رکھئے، اللہ تعالیٰ آپ کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب فرمائیں، آمین! والسلام'' (بینات، شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۵۴۹)

آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مالی معاونت میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ ضلع ملیر کے علاقہ شاہ لطیف ٹاؤن میں مسجد و مرکز کے لئے جگہ کی فراہمی اور وہاں تعمیرات کے سلسلہ میں تعاون فرماتے رہے، (جہاں اب عظیم الشان جامع مسجد اقصیٰ، ساتھ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت اور علاقائی دفتر شب وروز مصروفِ عمل ہیں۔ مدرسہ میں دمِ تحریر پانچ سو سے زائد طلبہ و طالبات اور بڑی عمر کی خواتین تجوید، قرآن و حدیث و فقہ کی تعلیم کے علاوہ عصری تعلیم کے حصول میں مصروفِ عمل ہیں) ضلع کورنگی کے علاقہ شاہ فیصل کالونی میں قادیانی ارتدادی سرگرمیاں بڑھ گئیں اور اہلِ محلّہ کی خواہش ہوئی کہ یہاں ختم نبوت کے کام کے لئے مستقل جگہ لینی چاہئے تو آپ نے اس ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے گرین ٹاؤن کے علاقہ میں ایک جگہ اپنے وسائل سے خرید فرمائی، اپنی نگرانی میں اس کا نقشہ بنوا کر تعمیرات کا کام شروع کروایا، آج وہاں عظیم الشان ''خاتم النّبیین مسجد'' اور مسجد میں حفظ و ناظرہ کا مدرسہ، نیز علاقائی دفتر کام کررہا ہے۔

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ جہاں خود ساری زندگی محاذِ ختم نبوت پر برسرِ پیکار

رہے، وہیں آپ دیگر احباب کو تیار کرنے کے لئے بھی کوشاں رہا کرتے تھے۔ چناں چہ دارالافتاء ختم نبوت کے رفقاء اور مفتیان کرام کو تحریری میدان میں اپنی صلاحیتیں کام میں لانے کے لئے نصیحتیں فرماتے۔ آپ کی چاہت ہوا کرتی تھی کہ کسی فرد کا کوئی وقت ضائع نہ گزرے۔ آپ فرماتے تھے کہ: ’’کتاب دیکھنے کا ذوق بھی بناؤ۔ مولویوں کو صرف درسی کتاب ہی دیکھنا ہوتی ہے، اس کے علاوہ کسی کتاب کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج علم ختم ہوتا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے تو اس کا شکر ادا کرو، کہیں اس کا بھی کل قیامت کے دن جواب نہ دینا پڑ جائے۔‘‘ کبھی فرماتے: ’’لکھنا سیکھ لو، ایک وقت آئے گا، ہم نہیں ہوں گے اور تمہیں یہ کام کرنے پڑیں گے۔‘‘ آپ اکثر علماء وطلبا سے ارشاد فرماتے: ’’میاں! تقریر اور تحریر میں کمال پیدا کرو، مولویوں کے پاس احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے یہی دو بہترین ہتھیار ہیں، جنہیں وہ اسلام کے دفاع کے لئے بہتر طور پر استعمال کر سکتے ہیں، اس لئے اس میں خوب مہارت حاصل کرو۔‘‘

’’دیکھو! لوگ اسلام کے خلاف، دین کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف کس ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہیں، انہیں ذرا شرم اور عار محسوس نہیں ہوتی، اسی طرح اسلام اور حق کے خلاف لکھتے ہوئے بھی وہ ذرا نہیں کانپتے اور نہ ہی ڈرتے ہیں تو پھر تمہیں حق بات کہتے ہوئے اور لکھتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے؟ جب لوگ جھوٹ کہتے ہوئے نہیں شرماتے، تو ہمیں بدرجۂ اولیٰ حق کہتے ہوئے نہیں شرمانا چاہئے۔‘‘

حضرت جلال پوری شہیدؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ کس قدر گہری وابستگی رکھتے تھے، اس کا اندازہ آپ کے ایک مکتوب سے لگایا جاسکتا ہے جو اپنے ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے ایک مرید کے سامنے کسی تبلیغ سے تعلق رکھنے والے بھائی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے لوگوں پر تنقید کی تھی، آپ اس کے جواب میں لکھتے ہیں: ’’اس بے چارے نے کلمہ ہی تبلیغ سے سیکھا ہے تو وہ یہی کہے گا۔ اگر اس کو ختم نبوت کا معنی ومفہوم آتا ہوتا تو وہ سمجھ سکتا کہ ختم نبوت تمام دین کی جان ہے، اس پر بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعین نثار ہوئے، جن میں سات سو حفاظ اور ستر بدری۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا: نبوت کے خلاف بغاوت پر کوئی صلح نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ چاہتے تو تبلیغ کا کام جاری رکھتے اور مسیلمہ کذاب سے معارضہ ہی نہ کرتے، مگر انہوں نے امت کو اس کام کی اہمیت بتلانے کے لئے اتنا بڑا اقدام کیا۔ بہرحال! ایسے لوگ معذور ہیں، خاموشی ہی بہتر ہے۔‘‘ (بینات، شہید ناموسِ رسالت نمبر، ص:۳۴۴)

ایک مکتوب میں ختم نبوت کے کام کے بارہ میں لکھا: ’’ختم نبوت کی دعوت دینا، علاقہ کے لوگوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کرنا، قادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ کی حسن سلیقہ سے دعوت چلانا، ناواقف لوگوں کو قادیانی کفر کی قباحت بیان کرنا اور آپ ﷺ کی عظمت اور علو مقام سے آگاہ کرنا، لٹریچر بانٹنا اور ہر قسم کے

کام کے لئے موقع آنے پر تیار رہنے کا عزم کرنا، سب اسی قبیل میں ہیں۔‘‘ (شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۳۵۱)

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ جہاں فتنۂ قادیانیت، فتنۂ گوہر شاہی وغیرہ سے برسرِ پیکار رہے، وہیں آپ آخری ایامِ حیات میں جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کذاب ملعون کے چیلے زید زمان عرف زید حامد کے فتنہ سے بھی نبرد آزما ہوئے۔ زید حامد، یوسف کذاب کا پیروکار تھا۔ وہ کذاب کو جیل ہوجانے اور پھر اس کے جیل ہی میں قتل ہوجانے کے بعد روپوش ہوگیا اور ایک طویل عرصہ غائب رہا، پھر وہ اچانک ابھرا اور ٹیلی ویژن پر دین اسلام، وطن پاکستان، جہاد وغیرہ کے بارہ میں جذباتی باتیں کرکے لوگوں کو متاثر کرنا شروع کیا، چوں کہ ایک طویل عرصہ غائب رہنے کی وجہ سے پرانے لوگ اس کا ماضی بھلا چکے تھے اور جوان ہوتی نسل اس کے ماضی کے بارہ میں بالکل بے خبر تھی، اس لئے دین دار عوام اس سے بہت متاثر ہونے لگے اور اس کے چاہنے والوں کا دائرہ بڑھنے لگا۔ یہ درحقیقت وہی طریقہ واردات تھا جو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنایا تھا، اس نے بھی دعویٰ نبوت سمیت مختلف دعاوی ایک دم نہیں کئے، بلکہ شروع شروع میں خود کو مناظر اسلام کے روپ میں پیش کرکے اور اسلام کے دفاع و حقانیت میں مضامین لکھ کر اپنے گرد عوام کا ایک جم غفیر اکٹھا کرلیا، پھر جب اس نے دیکھا کہ اس کے چاہنے والے اس کی ہر بات کی تائید و تصدیق کرتے جارہے ہیں تو اس نے تدریجاً مختلف دعاوی کرنا شروع کئے، بالآخر نبوت کا دعویٰ کیا اور دین اسلام میں تحریف کا مرتکب ہوا، یوں اس کا فتنہ مسلمانوں کے ایمانوں کے لئے سم قاتل ثابت ہوا۔ یہی طریقہ زید حامد نے اختیار کیا، چوں کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا مرید رہ چکا تھا اور پھر ایک طویل زمانہ روپوش رہنے کے بعد اچانک منظر عام پر آیا تھا، اس نے یوسف کذاب سے برأت کا اور اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان بھی نہیں کیا تھا، پھر اس نے اپنی چکنی چپڑی باتوں سے عوام کے قلوب اور اذہان کو اپنی طرف متوجہ کرنا شروع کردیا، جس سے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ یہ بھی مسلمانوں کے ایمانوں کے لئے آگے چل کر خطرناک ثابت نہ ہو، اس لئے حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ نے اس بہروپیے کو بے نقاب کرنے کا فیصلہ کیا۔ چناں چہ آپ نے ’’راہبر کے روپ میں راہزن‘‘ کے زیرِ عنوان ایک تفصیلی کتابچہ میں زید حامد کے ماضی، جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب سے اس کے مراسم اور اس کے ایمان کش عزائم کے بارہ میں تفصیل سے آگاہ کیا۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ ۲۵؍ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۱؍مارچ ۲۰۱۰ء بروز جمعرات دفتر ختم نبوت نمائش سے حسب معمول بعد عصر روانہ ہوئے اور خاتم النّبیین مسجد (گلزار ہجری) میں مجلس ذکر کروائی۔ وہاں سے فارغ ہوکر عشاء کے بعد آپ اپنے گھر کے لئے روانہ ہورہے تھے کہ راستہ ہی میں گھات لگائے مجرموں نے آپ کی گاڑی پر آتشیں اسلحہ کے دہانے کھول دیئے، جس کی زد میں آکر آپ، آپ کے نوجوان

صاحبزادے حافظ محمد حذیفہ متعلّم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، آپ کے خادم مولانا فخرالزماں اور آپ کے مرید حاجی عبدالرحمٰن سری لنکن (جو اس وقت ڈرائیور کی خدمت بھی انجام دے رہے تھے) جامِ شہادت نوش فرماگئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، ان للّٰہ ما أخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیٔ عندہ باجل مسمّٰی!

اس طرح مجالس ومحافل کے مہ جبیں، تعلیمات اکابر دیوبند کے خوشہ چیں اور دفتر ختم نبوت کراچی کے شاہ نشیں، خون میں رنگیں خلعت زیب تن کرکے راہیٔ خلد بریں ہوئے۔آپ کی نمازِ جنازہ اگلے روز بعد نمازِ جمعہ شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔حضرت ڈاکٹر صاحب نے نمازِ جنازہ سے قبل حضرت جلال پوری شہیدؒ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اور آپ کے رفقاء نے دین کی حفاظت اور سر بلندی کے لئے اپنی جان راہِ خدا میں پیش کی ہے۔دشمن سمجھتا ہے کہ حضرتؒ کو شہید کردینے سے دین ختم ہوجائے گا، یہ اس کی بھول ہے۔آپ کی شہادت سے گرنے والے خون کے ہر ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ کئی ''سعید'' پیدا فرمادے گا، جو ان کی طرح دین کی پاسبانی کا حق ادا کریں گے۔'' (بینات، شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۱۷۲)

نمازِ جنازہ میں مسجد کے اطراف کی سڑکیں عوام سے پُر تھیں اور وہ سب شدتِ غم سے نڈھال تھے۔

جنازہ کے بعد آپ اور آپ کے رفقاء کے اجساد خاکی خاتم النّبیین مسجد گلزار ہجری لائے گئے، جہاں مسجد سے متصل ''گنج شہدا'' (شہیدوں کی آرام گاہ) میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی اعظم حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزیؒ، اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی معیت میں ان شہداُ کو بھی دفن کردیا گیا۔اس کے ساتھ ہی تحفظ ختم نبوت کی تاریخ کا ایک باب مکمل ہوا۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ شہادت کی موت کے متمنی تھے، خصوصاً آخری ایامِ حیات میں آپ کا شوقِ شہادت مزید پروان چڑھ گیا تھا۔آپ فرماتے: ''ہم تو آقائے نامدار دو عالم ﷺ کے نام لیوا ہیں، ناموسِ رسالت کے لئے سب کچھ قربان کردیں گے۔''

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے مرید باصفا، علمی وقلمی معاون، رفیق سفر وحضر، ہم مزاج وہم مشرب، آپ کے خلیفہ مجاز اور جانشین حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم نے ایک موقع پر فرمایا: ''ہمارے حضرتؒ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے اور اپنا خون دے کر اس بہت بڑے فتنہ کے آگے بند باندھا ہے۔'' آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، ناموس رسالت کے دفاع اور فتنۂ قادیانیت، گوہر شاہی وزید حامد کی سرکوبی کرنے کی پاداش میں جامِ شہادت نوش کیا، جس کی بناپر آپ بجاطور پر ''شہید ناموس رسالت'' کے لقب کے حق دار ٹھہرے ہیں۔

ایک قادیانی و مسلمان کے مابین گفتگو

قسط نمبر: 1

مرسلہ: مولانا غلام رسول دین پوری

ایک قادیانی نے ایک مسلمان سے چند سوالات کئے ہیں اور ان کا جواب طلب کیا ہے کہ میرے ان سوالوں کا جواب دیجئے!۔ جوابات سے پہلے چند اصولی باتیں ذہن نشین فرمالیں۔

۱...... ایک تو یہ بات ذہن نشین فرمالیں! کہ قادیانیوں کا کوئی ایسا سوال نہیں جس کا جواب امت مسلمہ کے علماء نے نہ دیا ہو، مگر ان کی (اسی طرح تمام اہلِ باطل کی) پرانی عادت چلی آرہی ہے کہ سوال کا طرز بدل کر اہلِ ایمان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، لیکن اللہ کے فضل وکرم سے انہیں منہ کی کھانی پڑتی ہے۔

۲...... قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ سادہ لوح مسلمانوں (بالخصوص وہ طبقہ جو قرآن وحدیث اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہوتا ہے) کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کے لئے نامکمل سوال کرتے ہیں اور مبہم وغیر واضح جملے بول کر یا مبہم عبارتیں پیش کر کے شکوک وشبہات ڈالتے ہیں۔ اور اس کی جواب طلبی کرتے ہیں اور صرف سوال کرتے رہتے ہیں اگر ان سے کوئی سوال کیا جائے تو جواب دینے کے بجائے کوئی اور سوال کر ڈالتے ہیں اگر ان کے سوال کا جواب دینا شروع کریں تو وہ جواب سننے کے بجائے کوئی اور سوال سوچنا شروع کر دیتے ہیں جواب کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اس لئے ہدایت اور صراطِ مستقیم کی طرف آنے کی بجائے الٹا ضلالت وگمراہی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

۳...... قادیانیوں کا یہ پرانا طریقۂ واردات ہے کہ وہ بڑے مسکین بن کر اور اگر ان سے ہوسکے تو مگر مچھ کی طرح آنسو بھی بہا کر مسلمانوں اور اربابِ اقتدار سے اپنی مظلومیت کا اظہار کر کے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا دبے لفظوں میں انکار بھی کر لیتے ہیں اور مسلمانوں کا ایمان بھی صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا یہ فریب ہمیشہ مدنظر رہے۔ اور ان کی گفتگو سننے کے لئے یا ان سے گفتگو کرتے وقت یہ اصولی باتیں ذہن نشیں رہیں۔ تاکہ ان کے فریب اور وساوس سے بچا جاسکے۔ اب دیکھتے ہیں کہ ایک قادیانی ٹیچر ایک مسلمان سے کیا سوال کرتا ہے؟ اور مسلمان کیا جواب دیتا ہے! ملاحظہ کیجئے!

قادیانی: آپ نے کہا تھا کہ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانتے تو میں نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہم حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں؟۔

مسلمان: میری اس سلسلہ میں عرض یہ ہے اور میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ حضور اقدس ﷺ کو قرآن وحدیث اور امت مسلمہ کی اس وضاحت وصراحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانتے ہیں، یا نہیں؟ وہ یہ کہ میرا اور پوری امتِ مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا وہ حضور ﷺ کی ذات پر ختم ہوگیا۔قرآن پاک کی آیات وبے شمار احادیث میں واضح طور پر عقیدہ ختم نبوت موجود ہے۔

مثلاً سورۂ احزاب میں حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے: ''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ.'' (الاحزاب:۴۰) ﴿محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں سے آخری نبی ہیں۔﴾

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین فرمایا ہے، اور خاتم النّبیین کی تفسیر خود آں حضرت ﷺ نے ''لا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' کے ساتھ فرمادی، یعنی خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور تفسیر نبوی ﷺ کی روشنی میں تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی، جن حضرات کو نبوت ورسالت کی دولت سے نوازا گیا اور رسول ونبی کے منصب پر ان کو فائز کیا گیا، ان میں سب سے آخری حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اور سورۂ مائدہ میں ہے: ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا.'' (المائدہ:۳) ﴿آج میں نے تمہارا دین کامل کردیا، اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی، اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا۔﴾

یہ آیت نبی کریم ﷺ کے آخری حج خطبۂ حجۃ الوداع میں جمعہ کے دن ۹/ ذوالحجہ کو نازل ہوئی، اور اس کے بعد آں حضرت ﷺ ۸۰ یا ۸۱ دن دنیا میں رونق افروز رہے، اور اس آیتِ شریفہ کے بعد حلت یا حرمت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔

اس آیت شریفہ میں دین کے باہمہ وجوہ کامل ہونے اور نعمتِ خداوندی کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا گیا۔ اور چوں کہ قیامت تک کے لئے دین کی تکمیل کا اعلان کردیا گیا، اس لئے یہ اعلان آں حضرت ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کو بھی متضمن ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ: ''ھذا اکبر نعم اللّٰہ تعالیٰ علی ھذہ الامۃ حیث اکمل تعالی دینھم فلا یحتاجون الی دین غیرہ ولا الی نبی غیر نبیھم صلوات اللّٰہ و سلامہ

علیہ، ولھذا جعلہ اللّٰہ تعالیٰ خاتم الانبیاء و بعثہ الی الانس و الجن.‘‘ ﴿یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لئے دین کو کامل فرمایا، لہٰذا امتِ محمدیہ نہ اور کسی دین کی محتاج ہے، نہ اور کسی نبی کی۔ اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے آں حضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء بنایا، اور تمام جن و بشر کی طرف مبعوث فرمایا۔﴾

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ آں حضرت ﷺ قیامت تک کے لئے تمام انسانوں اور جنوں کے لئے رسول ہیں، اور آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

جب کہ احادیث مبارکہ میں ہے: ’’عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.‘‘ (ابوداؤد: ج۲، ص۲۲۸۔ ترمذی: ج۲، ص۴۵)

﴿حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

یہ حدیث حضرت ثوبانؓ کے علاوہ گیارہ صحابہؓ سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت ﷺ نے اس امت میں نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری رہنے کے بجائے جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ظہور کی اطلاع دی ہے، اور اس امت میں نبوت و رسالت کے انقطاع کی خبر دی ہے۔

چناں چہ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے: ’’عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَ النُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ‘‘ (ترمذی: ج۲، ص۱۵)

﴿حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔﴾

ہم مسلمانوں کے عقیدہ کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے، قرآن و حدیث کے دلائل کو سامنے رکھ کر ہم مسلمان کیا، پوری امتِ مسلمہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتی ہے، آں حضرت ﷺ کے بعد قیامت تک نئے پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیانِ نبوت کو کذاب و دجال، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج مانتی ہے۔ چوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کے ہوتے ہوئے نبوت و رسالت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب ’’دافع البلاء‘‘ میں لکھا ہے: ’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء: ص۱۱، روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

اور ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ میں لکھا ہے: ’’میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ:ص۷، روحانی خزائن ج۱۸ص۲۱۱)

دیکھئے! مرزا قادیانی نے ان دو حوالوں میں صاف طور پر رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔اب آپ اور دنیا کے مرزائی و قادیانی بتلائیں کہ مرزا قادیانی کے متعلق کیا حکم ہے؟ کہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر کے وہ دجال و کذاب بنا یا نہیں؟ اور اسی طرح اپنے آخری نبی ہونے کا اقرار و دعویٰ بھی کیا جیسا کہ اس نے اپنی کتاب ’’حقیقت الوحی‘‘ میں لکھا ہے: ’’غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۷، روحانی خزائن ج۲۲ص۴۰۶)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے یہ کہہ کر کہ: ’’پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا‘‘ صاف طور پر آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

اپنی کتاب ’’کشتی نوح‘‘ میں لکھا کہ: ’’میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن ج۱۹ص۶۱)

اس عبارت میں بھی مرزا قادیانی نے ’’آخری راہ‘‘ اور ’’آخری نور‘‘ کہہ کر صاف طور پر آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ان عبارتوں کی روشنی میں یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ تم اور دنیا کے قادیانی، مرزا قادیانی کو آخری نبی مانتے ہو! حضور ﷺ کو نہیں۔اگر تم حضور ﷺ کو اللہ کا آخری نبی و رسول مانتے ہو تو پھر اعلان کرو! کہ مرزا قادیانی نے اپنی ان عبارتوں میں آخری نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے لہٰذا اس جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے وہ دجال و کذاب اور کافر و مرتد، اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔تب تمہارے اسلام کا اعتبار ہو گا ورنہ نہیں۔خالی فریب کاری اور دھوکہ دہی سے کام نہیں چلے گا۔

قادیانی: تم لوگ کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واپس آنا ہے اگر انہوں نے واپس آنا ہے تو وہ نبی ہوں گے یا نہیں؟ اگر نبی نہیں ہوں گے تو تم ان سے نبوت کا عہدہ چھین رہے ہو۔اگر نبی ہوں گے تو یہ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے منافی ہے۔

مسلمان: جی ہاں! میرا اور امت مسلمہ کا بالکل یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائیں گے البتہ نبی و رسول ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی کہ وہ اس امت میں آں

حضرت ﷺ کے نائب ہوں گے۔ اس لئے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول ہو جائیں گے؟ یہ بھی غلط ہے، وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد اللہ کے نبی ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی۔ جیسے پاکستان کے صدر مملکت، پاکستان کے سربراہ ہیں۔ اگر وہ سعودی عرب یا برطانیہ تشریف لے جائیں تو پاکستان کے صدر ہونے کے باوجود سعودیہ یا برطانیہ تشریف لے جانے پر ان کو سعودیہ یا برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے۔ حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جا کر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہو گی۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا اس میں وہ نبی تھے۔ کل جب وہ حضور ﷺ کی امت میں تشریف لائیں گے تو نبی ہونے کے باوجود حضور ﷺ کے زمانہ نبوت میں ان کی حیثیت آں حضرت ﷺ کے نائب ہونے کی ہو گی۔ اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوئے نہ ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر حرف آیا۔

نیز یہاں دو باتیں ہیں:

(۱)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اور (۲)...... مرزا قادیانی کا دعوی نبوت۔

ان دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے اور ان دونوں باتوں کو آپس میں خلط ملط کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ خاتم النبیین کا تقاضہ اور مفہوم و معنی یہ ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ کے بعد کوئی شخص اب نئے طور پر نبی نہیں بنایا جائے گا۔ نئے سرے سے کسی کو اب نبوت و رسالت نہیں ملے گی۔ بخلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ حضور ﷺ سے پہلے کے نبی و رسول ہیں۔ ان کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی ہے۔ لہٰذا ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی نہیں: ”کشاف، تفسیر ابوسعود، روح المعانی، مدارک اور شرح مواہب زرقانی میں ہے“: ”معنی کونہ آخر الانبیاء ای لا ینبأ احد بعدہ و عیسیٰ ممن نبی قبلہ.“ ”یعنی آخر الانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا۔ جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت آں حضرت ﷺ سے پہلے عطا کیا جا چکا ہے۔“ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔

اب ہم مرزا قادیانی کے کیس پر غور کرتے ہیں وہ اس طرح کہ اس نے چودھویں صدی میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ نبوت، رحمت دو عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بعد ہے۔ لہٰذا یہ نہ صرف غلط بلکہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا آں حضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص میرے بعد دعویٰ نبوت کرے گا دجال و کذاب ہو گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ: کتاب الفتن)

قادیانی مردہ زبردستی مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے پر احتجاج

مولانا عبدالنعیم لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام جامع مسجد مدنی غلہ منڈی صفدرآباد میں بلاتفریق مسالک مجلس کے امیر قاری ابوبکر کی سربراہی میں اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء وکارکنان ودیگر جماعتوں کے ذمہ داران اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے درجنوں افراد نے شرکت کی۔ اجلاس میں صفدرآباد میں پیش آنے والی قادیانیت گردی اور قادیانیت نوازی کی شدید مذمت کی گئی۔

صفدرآباد میں گن پوائنٹ پر مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی اپنا مردہ دفن کرکے قانون کی دھجیاں بکھیرتے رہے۔ احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر تشدد کیا، خوف زدہ کرنے کے لئے فائرنگ کرکے قانون کا مذاق اڑاتے رہے۔ قاری وقار کے مطابق سابق روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اطلاع کے باوجود پولیس کی نفری اس وقت پہنچی جب قادیانی اپنا مردہ دفن کرکے درجنوں مسلمانوں کو زخمی کرچکے تھے۔ اجلاس میں حکام بالا سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی دن بدن بڑھتی غیر قانونی سرگرمیوں اور ہٹ دھرمیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ مسلمانوں پر تشدد کے باوجود انتظامیہ کی طرف سے معمولی جھگڑا اور سادہ کاغذ پر نام نہاد مصالحت نامہ ترتیب دے کر مسلمانوں سے دباؤ ڈال کر دستخط لئے گئے۔

اس قادیانیت نوازی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسترد کرتی ہے اور حکام سے مطالبہ کرتی ہے کہ آئینی وشرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قادیانی مردہ نکلوا کر چناب نگر یا پھر مرزائیوں کی ذاتی زمین میں دفن کرایا جائے اور فائرنگ کرکے مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے والے نامزد قادیانیوں کے خلاف ایف.آئی.آر درج کرکے فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اجلاس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو قبرستان کی مد میں جب ان کے لئے ایک کنال ہی کافی تھی تو ازخود تین ایکڑ (مربع نمبر۴۷ کا کیلہ نمبر۲۱، ۲۲اور۲۳/۱) سرکاری زمین سے نوازنے والے، مذکورہ علاقہ کے ڈی.ایس.پی، ایس.ایچ.او اور پٹواری کی انکوائری کرکے وضاحت کی جائے کہ ان کو یہ اختیار کس نے دیا۔ اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کی تحصیل صفدرآباد کے نوحی گاؤں نواں کوٹ المعروف پھائے والی چک نمبر۷۹ر،ب کے مسلمانوں کے خلاف قادیانی دہشت گردی کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ گورنر، وزیراعلیٰ، اور آئی.جی پنجاب قادیانی دہشت گردی کا فوری نوٹس لیں اور قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائیں۔

رئیس قادیان

مولانا اللہ وسایا

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ امابعد!

ضلع گوجرانوالہ کی تحصیل وزیرآباد کے قریب ایک قدیمی گاؤں کا نام ’’دلاور‘‘ ہے۔ یہاں کے باسی حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی کے شاگرد رشید، نامور عالم ربانی، صاحب طرز ادیب اور شہرہ آفاق مصنف ومحقق تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپ نے غالباً اپنی علمی سرگرمیوں کا آغاز لاہور سے کیا۔ اخیر عمر میں جامع مسجد نیلا گنبد لاہور کے آپ خطیب رہے۔ عمر بھر لاہور میں رہے۔ لاہور کی مٹی نے آپ کے جسد خاکی کی امانت کو سینے میں سمیٹنے کی سعادت حاصل کی۔

آپ ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں وصال فرمایا۔ فقیر راقم نے آپ کی تصنیف لطیف ’’حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ‘‘ کے عرض ناشر میں آپ کی دس کتابوں کا تعارف قلم بند کیا تھا جو ذیل ترتیب کے ساتھ درج ذیل ہے:

۱…… ’’ائمہ تلبیس‘‘: یہ کتاب ۴؍جنوری ۱۹۳۷ء کو مصنف نے مکمل فرمائی۔ مصنف اس کتاب کے تعارف میں لکھتے ہیں: ’’ائمہ تلبیس یا غارت گران ایمان، ان مشہور دجالوں کی سوانح ہے جنہوں نے عہد رسالت سے لے کر آج تک الوہیت، نبوت، مسیحیت، مہدویت اور اس قسم کے دوسرے جھوٹے دعوے کر کے ملّت حنفی میں رخنہ اندازیاں کیں اور اسلام کے حق میں مارہائے آستین ثابت ہوئے۔‘‘ اس کتاب کو بار بار ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کے مرکزی دفتر نے شائع کیا، جو کمپیوٹر ایڈیشن کے ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی کتاب کو ’’جھوٹے نبی‘‘ کے نام سے اب ’’ادارہ نگارشات لاہور‘‘ نے بھی شائع کیا ہے۔ یہ مولانا دلاوریؒ کی پہلی تصنیف ہے۔

۲…… ’’رئیس قادیان‘‘: مدّعیٔ نبوت ومسیحیت مرزا غلام احمد قادیانی کے مستند اور صحیح حالات پر مشتمل یہ کتاب ہے۔ نومبر ۱۹۳۸ء کو مصنف مرحوم نے لکھی۔ اب اسے ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ نے کمپیوٹر ایڈیشن پر شائع کیا جو پونے سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔

۳…… ’’سیرت کبریٰ‘‘: ۱۴؍نومبر ۱۹۵۱ء میں تالیف مکمل ہوئی۔ رحمت عالم ﷺ کی سیرت طیبہ پر اردو میں اس سے بہترین کتاب فقیر راقم کی نظر سے نہیں گزری۔ اردو ادب کا کامل ومکمل نمونہ، معلومات کا انبار،

سیرت طیبہ کا کوئی اہم واقعہ ایسا نہیں جو اس کتاب میں درج نہ ہو۔ ترتیب وتشکیل اور ادائیگی میں ادب واحترام کا وہ منظر کہ ہر جگہ مسحور کن نظارے کا سماں لئے ہوئے ہے۔ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ’’مکتبہ صدیقیہ ملتان‘‘ سے شائع ہوئی۔ اب تک لیتھو پر چھپ رہی ہے۔ کاش! کوئی بندہ خدا اسے کمپیوٹر پر، عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب شائع کر کے عشق رسالت مآب ﷺ کا ثبوت دے تو جہاں مصنف مرحوم کی روح کو مزید راحت ملے، وہاں ناشر کے لئے بھی ذخیرۂ آخرت ثابت ہو۔

۴...... ’’بالتوضیح عن رکعات التراویح‘‘: یہ ۱۴؍اپریل ۱۹۵۲ء کو مکمل ہوئی۔ اس کے صفحات ۱۴۴ ہیں اور بیس رکعات تراویح پر مکمل ومدلل مباحث پر مشتمل ہے۔

۵...... ’’مدعیان مذبوح یعنی ایمان کے ڈاکو‘‘: یہ کتاب مصنف مرحوم نے ۶؍جولائی ۱۹۵۶ء کو مکمل کی، جو بڑے سائز کے ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ ’’کتب خانہ صدیقیہ، ملتان‘‘ نے اسے شائع کیا۔ مصنف مرحوم نے اس کا تعارف خود یہ لکھا ہے: ’’مال وزر کے ڈاکوؤں کے حالات تو روز مرّہ پڑھتے ہیں۔ ایمان کے ڈاکوؤں کی حکایات بھی مطالعہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! آپ نے اگر بصیرت سے کام لیا تو فتنہ گروں کو فوراً پہچان لیں گے اور اپنے ایمان کو اس دور فتن میں محفوظ کر سکیں گے۔‘‘

۶...... ’’اصلاحات کبریٰ‘‘: ۶؍ستمبر ۱۹۵۶ء میں تالیف ہوئی۔ اس کے ٹائٹل پر مصنف مرحوم نے خود یہ تعارف لکھا ہے: ’’جس میں دکھایا گیا ہے کہ جن ایام آشوب میں ختم المرسلین، احمد مجتبیٰ ﷺ اس عالم ناسوت میں قدوم فرما ہوئے، اس وقت صفحۂ ہستی پر عموماً اور سرزمین عرب میں خصوصاً کیا کیا خرابیاں اور برائیاں رونما تھیں اور دنیا کے مصلح اعظم ﷺ نے ان کو کس طرح دور کیا اور ان میں کیا کیا اصلاحات فرمائیں۔‘‘

۷...... ’’سیرت ذوالنورینؓ‘‘: سیدنا عثمان بن عفانؓ کی سیرت پر اپنے وقت کی سب سے بہترین کتاب ہے، جس کی دو جلدیں پونے نوسو صفحات پر مشتمل ہیں، یہ کتاب ۱۱؍جنوری ۱۹۵۷ء کو مؤلف نے مکمل کی۔

۸...... ’’عماد الدین‘‘: یہ کتاب ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی۔ نماز کے فضائل ومسائل کا مجموعہ ہے۔ آج سے نصف صدی قبل مدارس کے ابتدائی درجات میں شامل نصاب رہی۔ یہ کتاب سوال وجواب کے انداز پر مرتب کی گئی ہے۔ ’’شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور‘‘ نے بڑے سائز کے ساڑھے چار سو صفحات پر اسے شائع کیا۔

۹...... ’’شمائل کبریٰ‘‘: نومبر ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔ یہ آپ ﷺ کے شمائل مبارکہ کا خوبصورت مرقع ہے۔ آں حضرت ﷺ کے اخلاق عظمیٰ پر محققانہ، مؤرخانہ، جدید ودلآ ویز اسلوب بیان اور نہایت اہم کتاب ہے۔ مولاناؒ کی وفات کے بعد مولانا عبدالحکیم خان نشتر نے بعض ابواب کی تکمیل واضافے اور مولانا غلام رسول مہر نے نظر ثانی فرمائی۔ ’’شیخ غلام علی، لاہور‘‘ نے شائع کی۔ ۵۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۰...... ’’سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ‘‘: اس کتاب میں مصنف نے اتنے اعتدال کے ساتھ مسلک حقہ کو بیان فرمایا کہ جیسے سونے کی تول، تول رہے ہوں۔ کتاب رفض وخوارج کے مزعومہ خیالات سے یکساں مبرّا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ سیّدۂ دوجہانؓ کے احترام اور مقام کا مظہر ہے۔ فقیر کی درخواست پر ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ نے اس کی کمپیوٹرا شاعت کا بیڑا اٹھایا جو رحمت عالم ﷺ اور سیّدہ دوجہانؓ سے محبت کے رشتوں کی مزید پختگی کا باعث ہوگا۔ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی پیدائش سے وفات تک کے حالات کو مصنف ایسے طور پر لے چلے ہیں کہ قاریٔ کتاب کا ہاتھ پکڑ کر گویا یہ سفر کرادیا ہے۔ فالحمدللہ!

پھر ہر موقع و واقعہ سے امت کی بچیوں، بیٹیوں کو جو سبق ملتا ہے، ایک خاتون اسلام کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی مبارک سے کیا سبق ملتا ہے؟ موقع بہ موقع اس کا استحضار، دختران اسلام کو اس کتاب کے پڑھنے کے بعد دیگر کتابوں اور مسائل سے مستغنی کردیتا ہے۔ یہ کتاب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی کی دلآ ویز، جامع و مستند دستاویز ہے۔ عالمی مجلس نے اپریل ۲۰۱۹ء سے اس کتاب کا پہلا کمپیوٹر ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اس کے بعد تسلسل سے اسے شائع کر رہے ہیں اور اس کا کوئی ایڈیشن دوہزار سے کم تعداد میں شائع نہیں کیا۔ بلا مبالغہ کتاب پندرہ سے بیس ہزار کے درمیان شائع ہوچکی ہے۔ (والعلم عنداللہ)

۱۱...... ’’خواب نامہ کبیر اردو ترجمہ کامل التعبیر یعنی تعبیر الرویاء کلاں‘‘: کامل التعبیر شیخ ابوالفضل حسین بن ابراہیم بن محمد تفلیسی نے ۲۱ کتابوں سے انتخاب کر کے اس کو سن ۵۵۵ھ میں مرتب کیا۔ اس میں مشہور تابعی سیدنا ابن سیرین اور دیگر معبّرین کی خوابوں کی بیان کی ہوئی تعبیروں کو جمع کیا گیا۔

حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے اس کا اردو ترجمہ ’’خواب نامہ کبیر‘‘ کے نام سے کیا۔ جناب چنن دین ملک، مالک اللہ والے قومی دکان لاہور نے اوّلاً شائع کیا۔ مکتبہ یادگار شیخ لاہور والوں نے پھر اسے شائع کیا۔ مکتبۃ الحرمین اردو بازار لاہور سے اب دستیاب ہے۔

یہ گیارہ کتب الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر ملتان کی ختم نبوت لائبریری میں موجود ہیں۔ مزید دو کتابوں کا بھی مصنف نے اپنی کتاب رئیس قادیان میں ذکر کیا ہے۔

۱۲...... ’’معیار الحق‘‘

۱۳...... ’’سوانح کربلا‘‘ ان دو کتابوں کی تلاش ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہوں تو اطلاع دیں۔ الحمدللہ! (۱) ائمہ تلبیس، (۲) رئیس قادیان، (۳) سیّدہ فاطمۃ الزہراءؓ ان تینوں کتابوں کو عالمی مجلس تسلسل کے ساتھ شائع کررہی ہے۔

رئیس قادیان کا تعارف

مندرجہ بالا نمبر۲ پر رئیس قادیان کا تذکرہ آپ نے ملاحظہ کیا۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ رئیس قادیان جلد اوّل کا پہلا ایڈیشن نومبر ۱۹۳۸ء دارالتصنیف ۱۸ فلیمنگ روڈ لاہور نے شائع کیا۔ بڑے سائز کے دوسونو صفحات تھے اور اس میں ۶۷، ابواب ہیں۔

رئیس قادیان جلد دوم ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کا پتہ دارالتصنیف لاہور دہلی مسلم ہوٹل انارکلی لاہور درج ہے۔ جلد دوم کے ایڈیشن اوّل ۱۹۴۶ء کے صفحات ۲۲۴ ہیں اور اس کے ابواب کی تعداد ۹۱ ہے۔ اس دوسری جلد کے آخر پر تیسری جلد کے شائع کرنے کا اعلان ہے۔ آج تک اس تیسرے حصہ کے بارہ میں معلوم نہیں کہ مصنف نے مرتب کر لی تھی، شائع نہ ہوسکی یا شائع ہوئی اور ہم دستیابی کی سعادت سے محروم ہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ شائع نہ ہو پائی۔

جس زمانہ میں ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت کے سربراہ تھے۔ تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے آپ نے رئیس قادیان کے دونوں حصوں کو پہلے ایڈیشن کی فلمیں بنوا کر دونوں جلدوں کا عکسی ایڈیشن ایک جلد میں قریباً ساڑھے چار سو صفحات کی بڑی ضخامت پر مشتمل شائع کیا۔ یہ اپریل ۱۹۷۷ء کی بات ہے۔ پھر جنوری ۱۹۹۶ء میں عالمی مجلس نے اس کا کمپیوٹر ایڈیشن شائع کرنا شروع کیا۔ اس کا پیش لفظ شہید اسلام حضرت لدھیانوی مرحوم نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد آج مئی ۲۰۲۱ء تک یہی کمپیوٹر ایڈیشن شائع ہوتا رہا۔

اپریل ۱۹۷۷ء سے مئی ۲۰۲۱ء تک تسلسل کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوتی رہی، کچھ معلوم نہیں کہ اس کے کتنے ایڈیشن شائع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مبالغہ سے بچائیں۔ چوالیس سال (۱۹۷۷ء سے ۲۰۲۱ء تک) میں اس کے بیس ایڈیشن تو شائع کرنے کی سعادت عالمی مجلس نے حاصل کی ہوگی۔ ۱۹۹۶ء سے اس کا کمپیوٹر ایڈیشن کا نسخہ شائع ہوتا رہا۔ اس کی کاپیاں بار بار شائع ہونے کے باعث خستہ حال ہوگئیں تو نئی کاپیوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پہلے تو اس کمپیوٹر ایڈیشن کا ٹریسنگ لے کر گزارہ کیا لیکن اب اس سے اندیشہ تھا کہ رزلٹ صحیح نہ آئے گا۔ ۱۹۹۶ء میں کمپوز، بازار سے کرایا تھا۔ اس کی کمپوزنگ محفوظ نہ کر سکے۔ اب مجبور ہو کر اس کو دوبارہ حضرت مصنف مرحوم کے زمانے کے شائع شدہ ایڈیشن سے اسے کمپوز کرایا اور اس کی تحریک کراچی کے ردعیسائیت کے ماہر فاضل دوست خالد محمود نے کی۔ پروف پڑھنے شروع کئے تو ضرورت بلکہ اشد ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کے جدید حوالہ جات پر مشتمل تخریج و تحقیق و تقابل کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد عثمان نے پورے رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ (مئی ۲۰۲۱ء)

میں اس کی تخریج وتحقیق کے عمل کو مکمل کیا۔ کمپوزنگ جلد اوّل جناب عدنان سنپال اور جلد ثانی مولانا محمد امین صاحب نے کی۔ فقیر کے ذمہ پروف پڑھنا لگایا گیا۔ الحمدللہ! اوائل شوال تک اس مکمل عمل سے فارغ ہوگئے۔ انتہائی سکون وطمانیت نصیب ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے یہی توقع ہے کہ یہ خدمت مقبول اعمال میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ کرم کریں کہ ایسے ہو۔ تمام رفقاء جنہوں نے اس کام میں حصہ لیا وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی کشتی مراد، ساحل مقصود سے لگی۔ سب لائق تبریک وقابل تحسین ہیں۔ آخری عشرہ رمضان المبارک میں فقیر راقم گھر پر اس کے پروف پڑھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ عزیزم حافظ محمد حذیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی معاونت کا اعزاز حاصل کیا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک!

خاکپائے حضرت دلاوری مرحوم ...... فقیر: اللہ وسایا ملتان ...... ۱۷ر مئی ۲۰۲۱ء

حضرت مولانا اللہ دتہ تاندلیاں والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوآنہ تاندلیانوالا ضلع فیصل آباد کے ذمہ دار حضرت مولانا اللہ دتہ چک نمبر ۴۱۵ گ ب میں ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال، جامع عیدگاہ بہاولنگر، جامعہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں زیر تعلیم رہے۔ تکمیل جامعہ عربیہ نظامیہ تاندلیانوالا سے کی۔ اساتذہ میں سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا عبدالغفار، مفتی عبدالقوی (فاضل جامعہ امینیہ انڈیا) تھے۔ حافظ حسام الدینؒ سے تعلق کی بناپر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق بنا۔ عقیدہ ختم نبوت حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔ امام مہدی علیہ الرضوان اور ردمرزائیت پر ہر ماہ ایک جمعہ مختص تھا اس کے باوجود اپنی ہر تقریر وبیان میں پانچ دس منٹ انہی عنوانات پر گفتگو ہوتی۔ دلی تعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے تھا تصوف کے اسباق شروع پہلے ہی کر دیئے مگر ۱۹۸۷ء میں حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ہاتھ پر جامعہ احیاء العلوم حمید آباد میں باقاعدہ بیعت کی۔ حضرت کے وصال کے بعد حضرت خواجہ خلیل احمد سے تجدید بیعت کی۔

مرکزی جامع مسجد چک نمبر ۵۴۲ گ ب بلوآنہ تحصیل تاندلیانوالا میں بطور امام وخطیب تقریباً ۶۳ سال مکمل کئے۔ چھ مرتبہ درس قرآن میں تکمیل قرآن کیا۔ ساتویں مرتبہ سورۃ آل عمران پر درس چل رہا تھا کہ قضا آن پہنچی۔ ۱۹ مئی ۲۰۲۱ء بروز بدھ انتقال ہوا اور جمعرات کو نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ انا الیہ وانا الیہ راجعون! لواحقین میں چار بیٹے دو بیٹیاں چھوڑیں ایک بیٹا مفتی عزیز الرحمٰن فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور جنہیں جانشین منتخب کیا گیا۔ (مولانا محمد خبیب ٹوبہ)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتب کا آنا ضروری ہے......مبصر مولانا اللہ وسایا

درر فرائد ترجمہ وشرح جمع الفوائد: مترجم: حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی: باہتمام ونگرانی:

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی: صفحات: جلد اوّل ۲۸۷، جلد ثانی ۲۳۲، جلد ثالث ۳۰۴، جلد رابع ۲۸۸، جلد خامس ۵۲۸: ملنے کا پتہ وناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ کے.پی.کے پاکستان!

جناب علامہ محمد بن محمد بن سلیمان رودانی (المتوفی ۱۰۹۴ھ) کی حدیث شریف کی کتاب جمع الفوائد ہے۔ یہ کتاب قلمی نسخہ کی شکل میں تھی۔ ہندوستان میرٹھ کے نامور عالم دین بزرگ رہنما، یادگار اسلاف مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نے شام سے اس کتاب کو حاصل کیا اور پھر اسے ہندوستان سے شائع کیا اور پھر اس کے ترجمہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ یوں یہ علم حدیث کا خزانہ امت کے ہاتھوں پہنچا۔ مترجم وناشر اوّل حضرت مولانا میرٹھی نے اس کے تعارف اور ترجمہ سے متعلق تفصیل لکھی ہے۔ پہلے اختصاراً وہ ملاحظہ ہو۔

جمع الفوائد: ’’۱۳۱۱ھ میں جب کہ بندہ کو سفر شام پیش آیا تو دمشق میں علامہ شیخ محمود بن رشید کے پاس جمع الفوائد کا ایک قلمی نسخہ دستیاب ہوا، اور شوق ہوا کہ اس کو کسی طرح حاصل کرو۔ یہ عجیب کتاب علامہ محمد بن محمد بن سلیمان رودانی کی تالیف تھی جس میں ممدوح نے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، موطأ امام مالک، مسند امام احمد، دارمی، مسند ابویعلی، مسند ابوبکر اور طبرانی کی معجمات ثلثہ کبیر واوسط وصغیر چودہ کتب احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ یعنی اسناد کو حذف اور مکررات کو ترک کر کے جو حدیث ایک کتاب میں کئی جگہ یا کئی کتابوں میں مختلف ابواب میں مذکور ہوئی تھی ایک جگہ لا کر سب کتابوں کے حوالے دے دیئے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ فلاں فلاں کتاب میں یہ حدیث آئی ہے اور ہر حدیث کے آخر میں روایت کی قوت وضعف کو بھی ظاہر کر دیا کہ کس درجہ میں قابل عمل ہے؟

انتخاب کے وجوہ ترجیح: ۱......اوّل تو یہ انتخاب خود بے بہا تھا کہ جس حدیث کا ضخیم کتابوں میں تلاش کرنا دشوار تھا وہ اس میں نہایت آسانی سے مل جاتی ہے۔ ۲......دوم چودہ کتابوں سے مستغنی بنانے والا مختصر مجموعہ تھا۔ ۳......سوم چند کتابیں اس میں وہ بھی شامل ہیں جو کمیاب ہوگئی ہیں اور چند وہ ہیں جو اب تک طبع نہیں ہوئیں کہ ان کا منتخب مگر کامل وجود اس میں موجود ہے۔ ۴...... چہارم ڈھائی سو برس پہلے امت محمدیہ کے ایک گوہر بے بہا نے مکہ مکرمہ میں قیام فرما کر کلام رسول ﷺ کی جو خدمت کی تھی۔ اس کو اب فرانسیسی

حکومت کے ہاتھوں نذر آتش ہونے کا قوی خطرہ تھا اور مسلمانوں کی لکھو کھا تصانیف کی طرح وہ بھی پردۂ عدم میں چھپ جانے والی تھی۔ اس لئے اس کی اصل اور نقل کے حاصل کرنے میں بندہ سے جو تدبیر ہوسکی وہ عمل میں لایا اور الحمدللہ کہ تیس سال کی محنت سے مصری ٹائپ میں سب سے پہلی طباعت واشاعت کا فخر ہندوستان کو بخش کر وہ نسخہ ہندو حجاز ومصر وشام وعراق وغیرہ ممالک میں پھیل گیا۔

ترجمہ وشرح کی ضرورت: احباب کا اصرار تھا کہ اس کا ترجمہ کروں کہ مجموعہ چودہ کتب کے ترجمہ کو حاوی ہوجائے گا۔ مگر وہی پس وپیش اپنی نااہلیت کا اس کو لیت ولعل میں ڈالتا رہا۔ آخر ۱۳۴۷ھ میں مسجد نبوی ﷺ میں آستانہ محمدیہ ﷺ پر حاضر ہوکر بندہ نے استخارہ کیا اور تین دن کے بعد جب داعیہ قلب میں پیدا ہوا تو حصول برکت کی غرض سے مواجہہ شریفہ ہی میں بیٹھ کر ایک حدیث کا ترجمہ لکھا اور چلا آیا۔‘‘

یوں حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نے ترجمہ کا آغاز کیا اور یہ کتاب متن وترجمہ کے ساتھ ۵ جلدوں میں شائع ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے حکم پر جناب الحاج محمد یوسف رنگ والا اس کی اشاعت کے لئے اپنے شیخ کے حکم پر ساعی ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی نے اس ترجمہ کی بغلی سرخیاں تحریر فرمائیں، حدیث شریف پر اعراب، ترجمہ وتشریح کے تمام مراحل مکمل کئے اور پھر اس ذخیرہ احادیث کو منظر عام پر لانے کے لئے شب وروز محنت کرتے رہے۔ اب یہ کتاب پانچ جلدوں میں مکمل ہوکر مارکیٹ میں آگئی ہے۔ جناب الحاج محمد یوسف رنگ والا کے صاحبزادے جناب الحاج خالد یوسف نے اپنے والد کی روایات کو زندہ رکھا۔ یوں ’’جمع الفوائد‘‘ جو دس ہزار ایک سو اکتیس احادیث شریف پر مشتمل ہے۔ حدیث شریف کی بنیادی چودہ کتب سے یہ احادیث کا مجموعہ اب ’’درر فرائد‘‘ ترجمہ وشرح جمع الفوائد کے نام پر القاسم اکیڈمی کی کاوش سے شاندار طباعت کے ساتھ پانچ جلدوں میں کمپیوٹرائیڈیشن ہے۔

بلاشبہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی (المتوفی ۱۹۴۱ء) مترجم نے خود بھی کتابوں کی اشاعت کا ایک ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اب انہیں کی روایات کے حامل حضرت مولانا عبدالقیوم نے ان کی محنت کو دوبارہ منظر عام پر لاکر امت پر علمی احسان کیا ہے۔ ’’القاسم اکیڈمی‘‘ ہمارے ملک کا ’’ادارۃ المصنفین‘‘ ہے جو ندوۃ العلماء لکھنو کی روایات کے تسلسل کو قائم رکھے ہوئے ہے بلکہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی اور آپ کے جواں سال صاحبزادے مولانا محمد قاسم نے کتابوں کی اشاعت کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اپنی مثال آپ ہے۔ شائقین علوم حدیث اور عامۃ المسلمین سب ہی حضرات کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی یہ کتاب ہے۔ امید ہے کہ اسلامیان وطن اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ یہ ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔ اتنی عام فہم ترجمہ وتشریح اور لاجواب انتخاب احادیث مصنف ومترجم کی محنتوں کو ’’القاسم اکیڈمی‘‘ نے خزانہ علمی کو لٹانے کا اہتمام کردیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت کورسز جھنگ

۲۶، ۲۷، ۲۸ر فروری ۲۰۲۱ء ٹھنڈی مسجد جھنگ شہر میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ پہلے روز مفتی محمد سلمان نے درس دیا اور اہم نکات بیان کئے۔ دوسرے روز مولانا محمد خبیب اور مولانا یوسف عمران ٹوبہ جب کہ تیسرے دن پروفیسر عابد علی چنیوٹی (خلیفہ مجاز حضرت خاکوانی) نے لیکچر دیئے۔ شرکاء کورس کو جماعت کے کتابچے ہدیہ کئے گئے۔

۲۶، ۲۷، ۲۸ر مارچ ۲۰۲۱ء مدرسہ علوم شرعیہ جھنگ میں ختم نبوت کورس صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے منعقد ہوا جس میں پہلے دن مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، دوسرے دن مفتی محمد سلمان، مولانا محمد طاہر مسعود، تیسرے دن مولانا نور محمد ہزاروی نے بیان فرمایا۔ کورس میں شریک طالبات کو اسناد اور تحائف دیئے گئے۔ مارچ اپریل میں دو بھرپور اجلاس ہوئے۔ خطبات جمعہ اور رمضان المبارک میں پورے ضلع میں دروس ہوئے۔ ۲۸ر مئی ۲۰۲۱ء مسجد تقویٰ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بعد نماز فجر درس قرآن دیا۔ ۱۱ر جون ۲۰۲۱ء مسجد مدینہ عطاء والی میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (محمد انور نفیس)

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

۳ر جون ۲۰۲۱ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مدنی بہادر نگر فارم اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت و نعت حافظ محمد عثمان فاروقی اور حافظ محمد شریف چشتیاں، جب کہ مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد، مفتی جمیل، مولانا عمران کے بیانات ہوئے۔ ۴ر جون ۲۰۲۱ء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد بلال کوٹ مادھورام میں جمعۃ المبارک پر خطبہ ارشاد فرمایا جب کہ نعت حافظ محمد شریف چشتیاں، حافظ انعام اللہ نے پڑھی۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ سلطان پور اوکاڑہ

۴ر جون ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ کوٹ سلطان پور ضلع اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں نقابت مولانا عبدالرزاق، نعت حافظ محمد شریف نے پیش کی۔ جب کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے آخری بیان فرمایا اور دعا کرائی۔ ۵ر جون ۲۰۲۱ء

جامع مسجد عائشہ صدیقہ چک نمبر۵۳ اوکاڑہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نماز فجر کے بعد درس دیا اور حافظ محمد شریف نے نعت پڑھی۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا دورہ تحصیل پہاڑ پور

۴رجون ۲۰۲۱ء جامعہ مسجد صحابہ کرامؓ پہاڑ پور میں حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا حمزہ لقمان تشریف لائے، مولانا اللہ وسایا نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز مغرب جامعہ مسجد ٹائپ ڈی ہسپتال پنیالہ میں مولانا نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد انصار الاسلام وانڈہ مہردل (عبدالخیل) میں مولانا نے خطاب کرتے ہوئے سامعین کو ۱۹۷۴ء قومی اسمبلی کی روئیداد اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمائی اور علماء کرام کی خدمات کو سراہا۔ اختتامی دعا ڈیرہ اسماعیل خان کی معروف شخصیت مولانا عبدالحکیم اکبری نے کروائی۔ (رپورٹ: سمیع اللہ صدیقی)

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۱۳ جون ۲۰۲۱ء بروز اتوار کو مدرسہ فیض العلوم عبداللہ لکھنے میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت محترم جناب سید نور محمد شاہ جیلانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی زیر نگرانی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت محترم جناب علی محمد سنگرو نے پیش کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے تفصیل سے عقیدہ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تفصیلی بیان کیا اور حضور ﷺ کے ناموس وعقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کے آپ ﷺ کے ساتھ عشق ومحبت کے واقعات بیان فرمائیں آخری بیان پیر شریف کے سجادہ نشین مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی کا ہوا اور آخر میں حضرت نے دعا فرمائی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشنز ضلع شکار پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶ جون ۲۰۲۱ء بروز بدھ صبح دس بجے تحفظ ختم نبوت کنونشن مدرسہ جامعہ اسلامیہ شمس الہدیٰ گوٹھ پلیجا پنہور تحصیل گڑھی یاسین مہمان خاص استاد العلماء، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی رشداللہ شاہ امروٹی امیر جے یو آئی گڑھی یاسین، مولانا حافظ ظفراللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، مولانا محمد ایوب چنہ، مولانا عزیز احمد پنہور۔ بعد نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کنونشن جامع مسجد مدنی مدیجی شہر تحصیل گڑھی یاسین پور زیر سرپرستی مولانا نثار احمد پنہور، زیر صدارت خادم

حسین چنہ، زیر نگرانی مولوی عبدالباسط چنہ، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ مہمان خاص استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن ضلع قمبر شہدادکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۷ جون ۲۰۲۱ء بروز جمعرات صبح دس بجے بمقام مدرسہ دارالعلوم الکریمیہ ابڑو روڈ قمبر پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک حافظ احمد الرحمٰن کلھوڑو، حافظ ولی اللہ میمن نعت خواں، محمود مصطفیٰ تونیہ حاکم علی ابڑو، بیان مولانا سائیں میر حسن الحسن، مولانا محمد صدیق مغیری، مولانا مسعود سومرو امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، مولانا سائیں عطاء اللہ امیر جمعیت علماء اسلام قمبر شہداد کوٹ، مولانا عزیز گل جاگیرانی امیر جے یو آئی قمبر، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، مہمان خاص استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، آخری خطاب حضرت اقدس مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی منتظمین معاونین حضرات مولانا مفتی لطف اللہ میمن مولانا مفتی عبدالناصر قریشی مولانا عبدالقادر مغیری مولانا مجاہد کبر مولانا عبدالباسط قریشی حاجی عبدالحیٔ بروھی حافظ عبدالغفار بروھی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن ضلع قمبر شہدادکوٹ

۱۷ جون ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کنونشن جامع مسجد محمدی تحصیل میروخان ضلع قمبر شہدادکوٹ زیر سرپرستی مولانا منیر احمد پنہور زیر نگرانی مولانا محمد زوہیب پنہور، مہمان خاص استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ پاکستان، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ۔

ختم نبوت کانفرنس ہنگورنو میرپور خاص

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۷؍جون ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب ہنگورنو ضلع میرپور خاص میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری منیر احمد نے کی۔ ضلعی مبلغ مولانا مختار احمد، مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے بیانات فرمائے۔

خطبات جمعۃ المبارک ضلع لاڑکانہ

۱۸ جون ۲۰۲۱ء خطبہ جمعہ جامع مسجد صدیق اکبر و مدرسہ جامعہ اسلامیہ اشاعت القران والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ میں استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی رہنما عالمی مجلس۔ جامع مسجد حیدر

کرار میں مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ۔ بعد نماز عصر مدرسہ عزیزیہ رتو دیرو آمد مولانا عبدالعزیز سومرو مولانا انیس الرحمٰن سومرو حافظ عتیق الرحمٰن سومرو سے ملاقات ہوئی۔

سیرت النبی ﷺ کانفرنس ضلع شکارپور

۱۸ جون ۲۰۲۱ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال جمع خان منڈی سیرت النبی ﷺ کانفرنس تلاوت کلام پاک مولانا قاری نصیر احمد جلن نعت خواں طارق معاویہ مہمان خاص استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ مولانا محمد یوسف سومرو۔

۱۹ جون بعد نماز عصر درس ختم نبوت جامع مسجد اشرفیہ میں زیر سرپرستی مولانا محمد منیب سومرو زیر صدارت قاری عبدالباسط سومرو زیر نگرانی مولانا مفتی ولید سومرو مولانا محمد یوسف سومرو مہمان خاص استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ۔

جامع مسجد حنفیہ بلال خانپور اسی روز بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کنونشن زیر سرپرستی مولانا مفتی غلام قادر بروھی زیر نگرانی مولانا قاری اسرار احمد چشتی نعت خواں محمد عارف آرائیں حافظ وسیم حیدری مہمان خاص استاد العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس میرپور خاص

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت میرپور خاص میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۱۸ ؍جون تا ۲۰ ؍جون دورانیہ عصر تا عشاء تھا۔ کورس کے مضامین عقیدہ ختم نبوت، ردقادیانیت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدیؑ اور دور حاضر کے فتنے۔ اس کورس میں ۱۱۸ کی تعداد میں حضرات شریک ہوئے۔ مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے اسباق پڑھائے۔ ضلعی مبلغ مولانا مختار احمد نے اوصاف نبوت اور عقیدہ ظہور امام مہدیؑ کے عنوان پر درس دیا۔ عشاء کے بعد سوال و جواب کی نشست قائم کی ہوتی رہی۔ ڈاکٹر فاروق ابراہیم نے تین دن تک شرکاء کے لئے کھانے کا نظم کیا۔

ختم نبوت سیمینار جہانیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۳ ؍جون ۲۰۲۱ء بروز بدھ بعد از نماز عصر جہانیاں پریس کلب میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ سرپرستی ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، صدارت مولانا محمد الیاس جہانوی نے کی۔ تلاوت مولانا ابوبکر شاکر، ہدیت نعت مولانا عزیز الرحمٰن شاہ جب کہ مولانا عبداللہ عابد وڑائچ، ہارون الرشید نظامی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سید وجیہہ الرحمٰن شاہ نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت تربیتی کورسز ضلع شیخوپورہ وننکانہ (بذریعہ پروجیکٹر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیرِ اہتمام مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر تربیتی کورسز منعقد کئے گئے جن کی اجمالی رپورٹ حسب ذیل ہے، ملاحظہ فرمائیں:

☆...... ایک روزہ کورس ۱۲ جون ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ، بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد قادر آباد، جنڈیالہ شیر خان زیرنگرانی مولانا محمد قاسم امام وخطیب مسجد ہذا، بکاوش سید تجمل شاہ منعقد ہوا۔

☆...... ایک روزہ کورس۔۱۳ جون بعد مغرب تا عشاء جامع مسجد چوک والی چک نمبر ۹۶ (چک شریں) جڑانوالہ روڈ، بکاوش قاری محمد احمد شاہکوٹ زیرنگرانی رانا فہیم، رانا عثمان، رانا عامر منعقد ہوا۔

☆...... دوروزہ کورس۔۱۴، ۱۵ جون ۲۰۲۱ء بروز پیر منگل مسجد جامعہ اشرفیہ بعد مغرب تا عشاء، بصدارت مولانا مفتی سید احمد، بنگرانی مولوی سکندر عثمان منعقد کیا گیا۔

☆...... دوروزہ کورس۔ ۱۷، ۱۸ جون ۲۰۲۱ء روز جمعرات، جمعہ بعد مغرب تا عشاء چک نمبر 7 سیٹی بار جامع مسجد عثمانیہ، بنگرانی حکیم قاری محمد عمر، مولانا محمد اسماعیل (خطیب مسجد مدینہ) محمد عدنان اورزیر سرپرستی جناب بشیر احمد زرگر، مولانا عبد الرؤف خالد منعقد ہوا۔دوسرے دن کی اِختتامی نشست سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطاب فرمایا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆...... دوروزہ کورس۔۱۹، ۲۰ جون ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ، اتوار جامع مسجد مدنی چک دھنوآنہ، نزد شاہکوٹ بنگرانی مفتی محمد اشفاق صاحب منعقد ہوا۔

☆...... دوروزہ کورس۔۲۱، ۲۲ جون بروز پیر منگل جامع مسجد مدنی (مولوی اللہ بخش والی) ڈلّہ چند اسنگھ شاہکوٹ سرپرستی مفتی محمد طیب عارف (شاداب ٹیکسٹائل ملز) بنگرانی مولانا محمد شفیع، بھائی محمد عظیم منعقد ہوا۔

☆...... ایک روزہ کورس: ۲۷ جون ۲۰۲۱ء بروز اِتوار بعد مغرب تا عشاء جامع مسجد صدیق اکبر محلہ جون پورہ خورد، شیخوپورہ زیرسرپرستی مولانا عبد الوحید، بکاوش سید تجمل حسین شاہ، منعقد ہوا۔

تمام کورسز کے اَسباق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے بذریعہ پروجیکٹر پڑھائے جن میں عقیدہ ختم نبوت، ظہورِ مہدی علیہ الرضوان، حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا تعارف ایسے اہم موضوعات پر اسباق ہوئے۔ ہر کورس میں جماعت کا لٹریچر فری تقسیم ہوا، آخر میں سوالات کے صحیح جوابات دینے والوں کو جماعت کی کتب بطور اِنعامات دی گئیں، الحمدللہ کثیر تعداد میں مسلمان مستفید ہوئے۔

چلو بلیو ٹاؤن مانگا منڈی لاہور چلو
عبدالرزاق اسکندر
7 اگست 2021
بروز ہفتہ بعد نماز مغرب
محمود میاں
خواجہ عزیز احمد صاحب
مفتی محمد حسن
حضرت مولانا سعید الحسن دہلوی
ختم نبوۃ و سنت کانفرنس
قاری احمد میاں تھانوی
مولانا محمد امجد خان صاحب
مولانا نور محمد ہزاروی
سید سلمان گیلانی
شاہد عمران عارفی
رانا محمد عثمان قصوری
حافظ محمد قاسم گجر
پیر حسن ناصر
عزیز الرحمن ثانی
محمد ناصر الدین خاکوانی
عبدالغفور حیدری
حضرت مولانا اللہ وسایا
عمر فاروق
محمد ابوبکر
محمد اکمل قادری
لیاقت بلوچ
ضیاء اللہ شاہ بخاری
منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی لاہور
0307-7673515
0300-4751589
0344-1613319

اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی
تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد
6 ستمبر بروز پیر بعد نماز عصر
بیاد
مولانا عبدالرزاق اسکندر
بمقام
لیاقت باغ
راولپنڈی
ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
ختمِ نبوت کانفرنس
پُروقار
عظیم الشان
زیرِ صدارت
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی
زیرِ نگرانی
قاضی مشتاق احمد صاحب
مفتی عبدالرشید صاحب
ملک بھر سے تمام مکاتب فکر علماءِ کرام نامور خطباء
مقررین ممتاز مذہبی سماجی و سیاسی رہنما وکلاء صحافی
اور تاجر تنظیموں کے نمائندگان
خطاب فرمائیں گے
شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
راولپنڈی
اسلام آباد
03047520844
03007550481
03345082180

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فرما گئے یہ ہادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لانبی بعدی

ختمِ نبوّۃ کانفرنس

تاریخی عظیم الشان

اسلام زندہ باد

شمعِ ختمِ نبوت کے پروانوں سے
شرکت کی درخواست ہے

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
ولی کامل
حضرۃ مولانا حافظ
محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ

صاحبزادہ پیرِ طریقت مخدوم العلماء
حضرت مولانا ولی ابن ولی
خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ

ولی کامل
نمونہ اسلاف
حضرت مولانا مفتی
محمد حسن صاحب حفظہ اللہ
امیر

7 ستمبر 2021
بروز منگل
بعد از نمازِ عصر

بمقام
مینارِ پاکستان
لاہور

0300-9496702
0300-4304277
0300-4275569
0321-9448442

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّۃ لاہور